1225

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम आर्य समाचार पत्रिका
माह जून 1908

लेखक बाबू आनन्द स्वरूप वकील

प्रकाशन वर्ष 1908

आगत संख्या 1225

CC-O. ... n Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

1225

1225;U

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Registered No A86 رجسٹرڈ نمبر اے ۸۶ Registered No

اوم

विद्यया ऽ मृतमश्नुते

आर्य्य समाचार

دیانند اینگلو ویدک کالج ٹرسٹ اینڈ مینجمنٹ سوسائٹی مالک متحدہ کا ماہواری رسالہ

آریہ سماچار

مرتبہ بابو انند سروپ وکیل اڈیٹر و پبلشر

سلسلۂ جدید | بابت ماہ جون

1225;U

فہرست مضا[مین]

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
	وید منتر مع تشریح	۲۱۵	۶	رامائن کا ایک سین از سر رجہان (آبادی)	۲۴۷
	پاکیزہ خیالات ۔	۲۱۷	۷	کلام اکبر	۲۵۰
			۸	نوحہ مرگ ۔ از قاضی خلیل الدین حسن	۲۵۱
	منڈک اپنیشد ۔ از سب اڈیٹر	۲۲۱		صاحب حافظ وکیل لت عدا بیلی بھیت	
	بھارت ورش کی ترقی نمبر ۲	۲۲۱	۹	ریویو	۲۵۳
	از ملارام گنگارام ۔		۱۰	[illegible]	۲۵۹
	سوم لتا			[illegible] زمین کی خدمت کرکے [illegible]	۲۶۱

[illegible] سار ہر روز صبح و شام سندھیا کے ذریعہ سے [illegible]
[illegible] کرکے اور سکے پرساد اور آشیرباد سے اپنا مطلوب آتمک بل
[illegible] بغیر مادہ گاؤ کو خوش کیے دودھ اور بلا زمین کو زرخیز بنائے کوئی
[illegible]

قیمت سالانہ مع محصول

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

التماس قابل توجه

آریہ سماچار کا جبسے جدید سلسلہ شروع ہوا ہی تب سے اسنے کیا بلحاظ مضامین اور کیا بلحاظ لکھائی و چھپائی وغیرہ جو کچھہ نمایان ترقی و تبدیلی کی ہی وہ اسکے ناظرین سی پوشیدہ نہین ہی۔ ہان ایک نقص اسکا جواب تک رفع نہین ہو سکا ہی اور جسکے لیے ہم خود شرمندہ ہین وہ وقت پر شایع نہین ہوتا ہے۔ آیندہ کے لیے اسکا بھی انتظام کیا جا رہا ہے کہ یہ ایک معین وقت پر شایع ہوا کرے۔ امید کہ عنقریب یہ شکایت بھی رفع ہو جاویگی

ہم رسالہ کے قدردانان اور معاونین کی خدمت مین باادب یہ التماس کرتے ہین کہ اسکا زیادہ مفید اور باقاعدہ بنانا آپ ہی صاحبان کے ہاتھہ مین ہے۔ براہ کرم اپنا اپنا مطالبہ پچھلا و حال کا عطا فرما کر ہمکو موقع عنایت کیجیے کہ ہم اپنی کمی کی تلافی کر سکین۔ جن مہربانان نے سنہ ١٩٠٧ع کا چندہ ابتک عطا نہین کیا ہی۔ براہ کرم وہ مع سنہ ١٩٠٨ع کے چندہ کے عطا فرما دین اور جنکا پچھلا چندہ بیباق ہے وہ سنہ ١٩٠٨ع کا چندہ مرحمت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرما وین۔ ہم اس نمبر سے ویلیو پیبل بھیجنا شروع کرتے ہین امید ہے کہ ہمارے معاونین اوسے منظور فرماینگے۔ جن صاحبان کو کچھہ عذر ہو وہ پیشتر سے ہمکو مطلع فرما دین۔

جوالا پرشاد مینجر رسالہ آریہ سماچار کانپور

س... لسلہ مضامین

جو ما... ...ین شایع ہو چکا ہی اوسکو ایک ...ہ بطور پمفلٹ کے ... ہو وہ ہمسے یا سکریٹری ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

آریہ سماچار

سلسلۂ جدید	وید منتر معہ تشریح	ماہ جون ۱۹۰۸ء

सुरूप कृत्नु मूतये सुदुघा मिव गोदुहे । जुहूमसि द्यवि द्यवि ॥ ऋ० मं० १ सू० ४ मं० १

ارتھ - ہملوگ اپنی حفاظت کے لیے ہر روز مہربان اور خوش تاثیر اندر کو جسطرح گڈریہ مادہ گاؤ کو اور کاشتکار زمین کو اپنے موافق بناتا ہے اپنے موافق بناتے ہین

تشریح - یہان سے چوتھے سوکت کا آغاز ہوتا ہے جسمین کل دس منتر ہین جن سب کا دیوتا اندر ہے - یعنے اس سوکت بھر مین اندر کا بیان ہے - اگرچہ اس منتر مین خاص لفظ اندر کہین نہین آیا ہے - لیکن آیندہ منترون مین مختلف صیغون مین لفظ اندر مستعمل ہوا ہے اور اوسکو مخاطب کرکے پرارتھنا وغیرہ کیگئی ہے لفظ اندر مشتق ہونے سے کثیر المعنی ہے - آتمک دنیا کے متعلق اسکا مفہوم اس گوناگون اور خوبصورت سرشٹی کا پیدا کرنے والا پرماتما ہے - جسکو ایک سچا عابد اپنی روح کی تقویت دل و دماغ کی تربیت اور حواسون کی مضبوطی کے لیے ہر روز اپنے پر مہربان بناتا ہے جسطرح ایک طالب شیر مادہ گاؤ کو خوش اور سیر کرکے اوس سے اپنا مطلوب شیر حاصل کرتا ہے یا کاشتکار زمین کی خدمت کرکے اوس سے کثیر اناج حاصل کرتا ہے - اسیطرح سچا پرستار ہر روز صبح و شام سندھیا کے ذریعہ سے پرماتما کی اوپاسنا اور پرارتھنا کرکے اوسکے پرساد اور آشیرباد سے اپنا مطلوب آتمک بل حاصل کرتا ہے جسطرح بغیر مادہ گاؤ کو خوش کیے دودھ اور بلا زمین کو زرخیز بنائے کوئی حاصل نہین کرسکتا ہر چند کہ اوسکے پاس چارہ اور تخم بھی موجود ہو اسیطرح جبتک

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوتا ہے پریم پر بھو نہیں ہوتا یعنے من سے اوسکی پرارتھنا نہ زبان سے استوتی اور

کرم سے اوسکی اوپاسنا نہیں کرتا تب تک باوجود مختلف کرم کرنے کے بھی وہ اپنے اصلی

مقصد موکش کو حاصل نہیں کرسکتا جسطرح گائے صبح وشام دونوں وقت دوہی جاتی ہے

اور زمین بھی صبح وشام دونوں وقت سینچی جاتی ہے اسیطرح پرماتما کی اوپاسنا بھی

دونوں وقت دن اور رات کے آغاز مین کرنی چاہیئے۔

بھوتک جگت کے متعلق لفظ اندر کے بہت سے مفہومات ہین مثلاً سورج۔ آگ

بجلی۔ بارش اور راجہ وغیرہ۔ چونکہ یہ جملہ اشیا سرشٹی مین ایک عجیب وغریب تغیر

و تبدل کا باعث ہوکر ہر ایک شے اور جگہ پر اثر انداز ہوتی ہین بغیر اونکی موافقت

دنیا مین نہ تو کسی کو عروج اور نہ امن نصیب ہو سکتا ہے۔ پس ہر ایک شخص

فرض ہے کہ وہ ہر روز ایسے وسایل اور تراکیب کو کام مین لاوے کہ جن

مذکورہ بالا اشیا ہمارے موافق اور مددگار بن سکتی ہین مثلاً ہر

ہون کے ذریعہ سے صبح وشام اگنی۔ جل۔ وایو وغیرہ کی صفائی کرتا رہے

اصول حفظان صحت کا ہمیشہ پابند رہے۔ تاکہ وبائی امراض اور قحط و

صعوبتون سے خلق خدا محفوظ رہے۔ اسیطرح قوت مقناطیسی کو دریافت کر

عملیات کیمیاوی کے ذریعہ سے اوسکا مناسب و معتدل استعمال کرنا سیکھے

فنون دستکاری وصنعت وغیرہ کو فروغ ہوکر ملک مین خوشحالی اور فارغ

بڑھے۔ قانون کی پابندی سے (اصل مین قانون ہی راجہ ہے) ہر طرح

امن و امان کا محافظ رہے۔ غرضکہ ان جملہ مراتب کی تحصیل و تکمیل

فرض ہے کہ وہ روزانہ اندر کی اوپاسنا کرے یعنی یہ معلوم کرنے کی کوشش

کرے کہ اندر کیا چیز ہے اور اوسکے دریافت سے ہم کیا کیا فوائد حاصل کرسکتے

اوم شم

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پاکیزہ خیالات

دہرم

دہرم گیان سے شروع ہوتاہی عمل سی ترقی پاتاہی اور آنند پر ختم ہوتاہے"

دہرم کی پہلی بات یہ ہے کہ ایشور کا سچا گیان ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ وس گیان کا اظہار ہماری زندگی سے ہوتاہو"

جہان کہین کہ دہرم دکہلاوے کے لیے ہی وہان خوشی بہی خیالی ہے"

ہرم ہمین اوتناہی محدود حلقہ مین رکہتاہی جتناکہ ہمار انیچر۔ اگر یہ آزادی متضاد سمجہا جاوے تو پہر ایشور بہی آزاد نہین ہے۔ کسی نامناسب کام کا آزادی نہین ہے کیونکہ ایشور بہی جو مکمل آزادی ہی ایسا نہین کرتا"

ہرم (۱) روشن دماغی اور (۲) پوتر جیون ہے" (دوچکاٹ)

نیکی کرنیسے سچی خوشی حاصل ہوتی ہی

اپنی جو خوشی کہ اپنے اردگرد برکت اور نیکی پہیلانے سے پیدا ہوتی ہی وہ دنیا اپنے تمام خوشیون سے پاک اور پوتر ہے اور اسکو وہی لوگ محسوس کرسکتے ہین نے اسکا تجربہ کیا ہے۔ ایشوری برکت کو چہوڑکر دنیا کی تکلیفون کے لیے حاصل کرتاہی بترہم ہے نہ صرف اوسکے لیے جسکے ساتہہ نیکی کیجاتی ہے بلکہ اوسکے لیے بہی جو نیکی کرتاہی وہ صرف ایک بے چین طبیعت کی تسکین اور آرام کا ہی ذریعہ نہین ہے بلکہ اوسکی وجہ سے ہمیشہ مزاج بشاش رہتاہی صبر اور دلی شادمانی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حاصل ہوتی ہے۔ (بشپ پورٹیوس)

جواہرات ،

ایک مالدار آدمی نے اپنے زیور ایکدن ایک فلاسفر کو دکھلائے۔ فلاسفر نے کہا "مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ ایسے نفیس جواہرات مین مجھے حصہ دینے کو آمادہ ہین" آدمی نے چلا کر گھبراہٹ سے کہا "میری جواہرات مین آپ کی شرکت ہین آپکا مطلب کیا ہے" "اجی آپ مجھے اونکے دیکھنے کی اجازت دیتے ہین اور اس سے زیادہ آپ خود اونکے ساتھ کیا کر سکتے ہین" فلاسفر نے جواب دیا۔

انسانی دل

حروف تہجی کا دائرہ بہی کتنا تنگ ہے۔ ۲۶ حرف اور بس خاتمہ۔ الفاظ کی تعداد اونسے کسی قدر زیادہ ہے۔ لیکن خیالات کے مقابلہ مین الفاظ کی بہی کیا حقیقت ہے ہر لفظ ایک خیال کا مترادف ہے اور اس لیے الفاظ کی تعداد کبھی خیالات سے متجاوز نہین ہوسکتی لیکن ہر خیال کے لیے لفظ موجود نہین ہے اور اس لیے خیالات کی تعداد الفاظ کے مقابلہ مین کئی ہزار گنا بڑھی ہوئی ہے لیکن خیالات کی بہی کیا حقیقت ہے اون جذبات کے مقابلے مین جو بعض اوقات اوس شخص سے بھی نہان رہتے ہین جسکے دل مین وہ پیدا ہوتے ہین انسانی دل کے ستار کا یہ ایک ایسا غیر محدود راگ ہے جسے صرف ایشور ہی سمجھ سکتا ہے۔

(ڈی کیونسی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شگفتہ مزاجی

پہول کو جو چیز سب سے زیادہ خوشنما اور دلپسند بناتی ہی وہ اوسکی خوشبو ہی اور اوس گمنام چیز - اوس پنہان اثر اور اوس عجیب کیفیت کو ہم کس نام سے نامزد کرین جو منشیہ کے آتما سے پیدا ہوتی ہی کہ کوئی شے اوس سے اتنی مشابہ نہین ہی جیسی کہ پہولون کی خوشبو - جیسا کہ پہولون کی کیفیت ہی سب مین یہ اثر پایا نہین جاتا کچہہ ایسے لوگ ہین جنکی ہمیشہ ہم تعظیم کرتے ہین جنکے آگے ہم سر جھکاتے ہین مگر اس ایک بات کے نہونیکی وجہ سے اونسے کامل اطمینان ہمکو نہین ہوتا - یہ شگفتہ مزاجی ہے جسکا پریم کے ساتہہ گہتا سمبندہ ہے جس سے دوسرون مین پریم پیدا ہوتا ہی اور قایم رہتا ہی اگر یہ موجود ہو تو پہر دوسرے باتون کیطرف دہیان ہی نہین جاتا - اگر آپ کسی ایسی جگہ سے گذرین جہان گلاب بیلہ اور چنبیلی نظر سے پوشیدہ کھلے ہون اور ہوا اونکی خوشبو سے معطر ہو آپ کی آنکہہ سب سے پہلے اون پہولون کے دیکھنے کی کوشش کریگی اوس جگہ کو چھوڑنے کو دل نہین چاہیگا جب تک چہپے ہوے پہولون کو آپ دیکہہ نہ لین جنکی خوشبو آپ کے دماغ مین بس گئی ہی - ایشور تم دھن ہو کہ اتنے پریم سے بہرے ہوے آتماؤن کی شگفتہ مزاجی اس دنیا کے جنگل مین ہمارے دلون کو تفریح پہونچاتی ہی - اور ایشور تمہین ہم سچے دلسے دہنباد دیتے ہین اسلیے کہ جیون کی یہ شگفتہ مزاجی اور خوشبو آپ قایم رکہتے ہین جس طرح سے کہ پہولون سے لوگ خوشبو نکال لیتے ہین تا کہ اونکے خشک ہو جانے کے بعد بہی تفریح کا سامان باقی رہے اور اوسکو دور و دراز مقامات تک لیجاتے ہین اسی طرح سے نیک لوگون کی زندگی اس سب سے بیش قیمتی عطیہ کو اپنے بعد بہی دوسرون کے فایدے کے لیے چہوڑ جاتی ہی

(سادہ سہیلی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایضاً

ای لوگو تم جنکو کہ ایشور اپنے اس باغ مین لگاتا ہے نہ ایک عظیم الشان تناور درخت کیطرح جسمین بیحد طاقت ہی نہ ایسے درخت کی طرح جس مین بے انتہا پھل لگتے ہین اپنی حیثیت کو فضول اور حقیر مت سمجھو اگرچہ تمہارا سب سے ادنےٰ درجہ ہو اور تم ایسے درخت ہو کہ جسکی خبر ایشور سکے بعد لیتا ہی لیکن اگر تمہاری زندگی شگفتہ فراحی سی بھرا اور نفع بخش زندگی ہے اور اگر تم کسی راہگیر کو اپنی شگفتگی سے فرحت پہونچاتی ہو یا اوس تھوڑیسی جگہ کو بھی جہان تمنے نشو و نما پائی ہی ہمیشہ خوشبو سے معطر رکھتی ہو اور اس طرح اپنے ایشور کو خوش کرنیکی کوشش کرتے ہو تو تمہاری زندگی مبارک ہی

ارادہ کی مضبوطی ،

(ایضاً)

اگر فلسفیانہ نگاہ سے غور کیا جاوے تو انسانی اوصاف مین سب سے زیادہ کارآمد اور ضروری ارادہ کی مضبوطی ہی صرف خیالات مین مستغرق رہنا یا اکتساب علم مین انسان کی زندگی کا مقصد نہین ہی بلکہ کرم اوسکا اصلی مقصد ہی ہم عمدہ تعلیم کیوجہ سے شاید خوب غور و خوض کرنیکے قابل ہوجاوین اور بہت اچھی گفتگو کرنا سیکھ جاوین لیکن کام کیوقت اگر ہم کمزور اور متلون مزاج ہین تو ہم سے زیادہ دنیا مین کوئی بدبخت نہ ہوگا ہر فرد بشر اپنے تئین کمزور اور ضعیف سمجھتا ہی اور خطروں سے اپنے کو گھرا ہوا پاتا ہی اور جتنے ہی کہ لوگ ذہین اور ذکی ہوتے ہین اوتنے ہی زیادہ وہ دقتون اور مشکلات کو محسوس کرتے ہین وہ ایک ایسے لیڈر کو چاہتے ہین جسمین دلیری ہمت اور ارادہ کی مضبوطی ہو جو اوصاف کہ وہ اپنے مین نہین پاتے مجمع یہ پکارتا ہی کہ ہمین ایسا آدمی دو جو آگے چلنے کے لیے طیار ہو اور ذمہ داریکو اپنے سر پر لے " ایسا شخص فوراً انسانون کے درمیان ہر دلعزیز ہوجاتا ہی اور راجہ اور مہاراجاؤنکا سا درجہ حاصل کرلیتا ہی اسلیے وہ شخص جو انسانونپر حکومت کرنا چاہے اوسکے لیے عقل کی تیزی کی اتنی ضرورت نہین ہی جتنی ارادہ کی مضبوطی کی ،، (مرتب)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اُوم

منڈک اوپنشد

प्रणवो धनुः शरो ह्यात्मा ब्रह्म तल्लक्ष्यमुच्यते।
अप्रमत्तेन वेद्धव्यं शरवत्तन्मयो भवेत् ॥४॥

ارتھ۔ اونکار کمان ہے اور جیو آتما تیر ہے اور برہم اوسکا نشانہ بتلایا گیا ہے ہوشیاری سے نشانہ بیدھنا چاہئے۔ تیر کے موافق نشانہ مین محو ہو جاوے۔

تشریح۔ اب اوسی مضمون کو دوسرے پیرایہ مین بیان کرتے ہین۔ جسطرح کمان مین چڑھا ہوا تیر نشانہ پر پہونچنے کے لیے تیر انداز کی توجہ کا محتاج ہے۔ اسیطرح اوپاسنا بھی جو اوپنشدون کی ہدایت کے بموجب کیگئی ہو۔ تاوقتیکہ اوپاسک (عابد) کا دھیان اور سب طرف سے ہٹکر برہم مین نہ لگ جاوے۔ حصول مقصد کا ذریعہ نہین بن سکتی۔ روحانی امیدوار کو چاہئے کہ اول اونکار کی کمان مین اپنے آتما تیر کو جوڑے یعنے اونکار کی بار بار مشق سے اپنی تمام تر توجہ کو اپنے مقصود برہم مین لگا دیوے۔ بعد ازان دل کی سکونت و یکسوئی حاصل کرکے تیر کو نشانہ مین لگا دیوے۔ یعنے جیو آتما کو پرماتما مین واصل کر دیوے جسطرح تیر نشانہ مین پہونچکر اوسکے اندر داخل ہو جاتا ہے اسیطرح جیو آتما کو پرماتما مین پہونچا کر اوسی کی ذات و خیال مین محو ہو جاوے اور اسیکو نجات ابدی کہتے ہین۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

अस्मिन द्यौः पृथिवी चान्तरिक्ष मोतंमनः सह
प्राणैश्च सर्वैः। तमेवैकं जानथ आत्मान मन्या
वाचो विमुञ्चथ अमृतस्यैष सेतुः ॥ ५ ॥

ارتھ ـ اوس ذات واحد مین ـ سوریہ ـ پرتھوی ـ
آکاش اور معہ جملہ پرانون کے من قائم ہے ـ اوسی ایک آتما کو
جانو اور باتون کو چھوڑو کیونکہ یہی ایک آتما دریاے موت کا پل ہے ـ
شرح ـ اوسی برہم مین (جو ہر ایک آتما کا نشانہ ہونا چاہیے)
یہ سوریہ اور پرتھوی وغیرہ کُرہ جات اور انکا باعث قیام آکاش
(جو بھوتک دنیا مین داخل ہین) ٹھہرے ہوے ہین صرف بھوتک جگت ہی نہین
بلکہ کل پرانون کے مجموعہ کے ساتھ من بھی (جو آتمک دنیا مین داخل ہے)
اسی آتما مین معلق اور مقیم ہے ـ اوسی ایک آتما کو کہ جو اس سب جگت کا
آدھار ہے اور جسکے بغیر یہ سب جگت مردہ اور بے حس و حرکت ہے
جاننے کی کوشش کرو ـ دنیا کے لہو و لعب مین اپنی عزیز زندگی کو برباد
مت کرو ـ کیونکہ تمہاری اصلی زندگی وہی ہے ـ موت کا دریاے ذخار
(جسکو عبور کرنے کی طاقت بادشاہون مین بھی نہین ہے) اگر اوسکا
کوئی مضبوط پل ہے تو یہی ایک آتما ہے جسکی حقیقت کو جانکر تم موت پر
نمایان فتح حاصل کر سکتے ہو وید بھگوان بھی اسکی تائید کرتے ہین ـ

तमेव विदित्वा तिमृत्युमेति नान्यः पन्था विद्यते
यनाय ॥

اوسی کو جانکر موت سے متجاوز ہو سکتا ہے ـ اور کوئی راستہ
نجات کا نہین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

1225

अरा इव रथनाभौ संहता यत्र नाड्यः स एषोऽन्त-
श्चरते बहुधा जायमानः। ओमित्येवं ध्यायथ
आत्मानं स्वस्ति वः पाराय तमसः परस्तात् ॥ ६॥

ارتھ ۔ جس مقام پر تاڑیان (جیسے گاڑی کے پہیے مین ڈنڈے جڑے ہوے رہتے ہین) جڑے ہوے ہین وہان یہ آتما مختلف صورتون سے ظاہر ہوتا ہوا قیام پذیر ہے ۔ اوس آتما کو "اوم" اس اسم اعظم سے دھیان کرو نجات اور روشنی حاصل کرنے کے لیے ۔

تشریح ۔ اگرچہ وہ برہم لطیف ہونے سے سب جگہ محیط ہے تاہم ہردیہ یعنے سینہ (جو ناڑیون کا مرکز ہے) اوسکا خاص طور پر جاے قیام مانا گیا ہے گیتا مین بھی بھگوان کرشن چندر نے ارجن سے کہا ہے

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति। भ्रामयन्
सर्वभूतानि यन्त्रारूढानि मायया ॥

اس جگت کی مشین کو مایا کی بجلی سے گھماتا ہوا ایشور سب جاندارون کے ہردیہ مین وراجمان ہے ۔ اگر تم دنیاوی تکلیفات اور اونکے اثرات سے آزاد ہونا چاہتے ہو تو اوسکے اسم اعظم "اوم" کا سہارا لیکر اپنے اندر ہی اوسکا درشن کرو ۔ بیرونی دنیا مین اوسکے لیے مت بھٹکو ۔ دراصل جب تک تمھارا رجحان بیرونی دنیا مین ہے تب تک تم اوس سے بہت دور ہو ۔ اور جسوقت تم اپنی اندرونی دنیا کی طرف متوجہ ہوگے ۔ اوسوقت تم اوسکے بہت قریب ہو جاؤگے پس اپنے اندر ہی اوسکو تلاش کرو ۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

यः सर्वज्ञः सर्वविद्यस्यैष महिमा भुवि । दिव्ये ब्रह्मपुरे ह्येष व्योम्न्यात्मा प्रतिष्ठितः ॥ मनोमयः प्राण शरीर नेता प्रतिष्ठितोऽन्ने हृदयं सन्निधाय तद्विज्ञानेन परिपश्यन्ति धीरा आनन्द रूपममृतं यद्विभाति ॥७॥

ارتھ - جو علیم کل سب مین حاضر و ناظر ہے اور جسکا خلقت مین سارا ظہور ہے - وہ آتما ہردیہ مین موجود - دل مین محیط - پران اور جسم کا محرک - پران کو ان مین قایم کرکے خود بھی اوسمین قایم ہے اوسکے علم سے عارف لوگ آنند کے مخزن امرت کو ہر طرف سے حاصل کرتے ہین۔

تشریح - یہ منتر بھی اوسی آتما کی تشریح کرتا ہے - گیان یعنے علم آتما کا خاصہ ہے چونکہ آتما سب جگہہ موجود ہے اسلیے اوسکا علم بھی لامحدود ہے زمان و مکان کا فاصلہ ہمارے علم کو محدود کر سکتا ہے لیکن چونکہ برہم زمان و مکان کی قید سے مبرا ہے لہذا اوسکا علم ہر زمانہ اور ہر جگہہ پر یکسان ہے - اوسی لازوال علم کا نتیجہ یہ مکمل اور باقاعدہ خلقت ہے - جو اپنی زبان حال سے اوس صانع بے بدل کی صنعت کاملہ کا اظہار کر رہی ہے وہ وسیع آتما بخصوص انسان کے دل مین (بالعموم تو سب جگہہ ہے) جو اوسکا جاے قیام ہے - ان سے گوشت مین پران سے گوشت کو قایم کرکے اور خود اوسکے قیام کا باعث ہوکر موجود ہے اگر ان مین آتما کی ہستی نہو تو وہ بڑھ نہین سکتا پس جو آتما ان مین ویاپک ہوکر اوسکے ذریعہ سے پران اور جسم کی پرورش کر رہا ہے اوسکا احساس دل کے اندر جو آتما کو ہوتا ہے - اوسکے حقیقی علم سے عارف لوگ ہر زمانہ مین ... حاصل کرتے ہین -

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بھارت ورش کی ترقی نمبر۲

بخدمت اڈیٹر صاحب آریہ سماچار- کرپا کرکے آرٹیکل ذیل کو اپنے معزز رسالہ مین چھاپکر مشکور فرماوین

زمانہ سابق مین ہندوستان زراعتی صنعتی- تجارتی اور علمی ترقیون کے اعتبار سے اقران و اماثل مین ممتاز اور بے انتہا دولتمند تھا لیکن اب نہایت مفلس اور جاہل بنگیا ہے اور سر ولیم ولسن ہنٹر کی تحقیقات کے مطابق جو ایک اعلےٰ اینگلو انڈین عہدہ دار اور نامی مورخ تھے- یہان کے آٹھ کروڑ نفوس قریبًا نیم فاقہ کشی سے زندگی بسر کرتے ہین- راجپوتانہ وسط ہند اور دکن مین آبادی کا ایک معقول حصہ ایسے لوگون پر مشتمل ہے جنکو دنرات مین بمشکل سے ایک وقت کھانا میسر آتا ہی اور قحط کے زمانے مین تو وہ بیچارے درختون کے ابلے ہوے پتے جنگلی جڑین کھا کر اپنا پیٹ بھرتے ہین- ہندوستان کی اس مفلسی اور شکستہ حالی کے بہت سے اسباب ہین جنمین ایک یہ بھی ہی کہ اس ملک کے قدیم کارخانجات صنعت و حرفت بالکل معدوم ہوگئے ہین اور یہان کے دو تہائی باشندے ذرایع معاش کے نہ ملنے کی وجہ سے صرف زراعت پر بسر کرنے لگے ہین- پیداوار زمانہ سابق کی نسبت سال بسال اس وجہ سے کم ہوتی جاتی ہے کہ اراضی زیر کاشت کو آرام نہین ملتا اور کھاد اچھی نہین ملتی- ممالک انگلستان- فرانس- اٹلی ریاستہای متحدہ امریکہ وغیرہ مین جو زراعتی ملک بھی نہین ہین- جدید آلات ورزی کشاورزی اور عمدہ کھادون کے سبب سے فن زراعت خاطرخواہ ترقی کر رہا ہے- اور پیداوار

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اراضی بھی بہت بڑھ گئی ہی۔ مگر ہندوستان مین وہی طریقہ زراعت موجود ہے جو ہزارون برس سے یہان رائج چلا آتا ہی۔ کیونکہ زراعت پیشہ لوگ اوّل تو بوجہ بیعلمی زراعت کی علمی تحقیقاتون اور آلات کشاورزی کی ایجادون سے واقف ہی نہین دوسرے افلاس کے سبب سے اِن نئے آلات کو خرید نہین سکتے۔ نہ اعلےٰ درجے کی کھادین استعمال کر سکتے ہین اسلیے ہمیشہ فلاکت زدہ اور شکستہ حال رہتے ہین اور ضروریات زندگی بخوبی بہم نہ پہونچنے کی وجہ سے جدید نسل بمقابلہ نسل سابق کمزور ہوتی جاتی ہے۔ اس تمام افلاس اور کمزوری وناتوانی سے پلیگ اور دوسرے امراض ہندوستان کے مستقل مہمان بنگئے ہین۔ اور انکی ہولناک دستبرد سے ہر سال ہندوستان مین قریبًا بیس لاکھ انسانی جانین اجل کا شکار ہوتی ہین۔ بھلا جب اتنی جانین ہر سال متواتر ضائع ہون اور کروڑون روپیہ ہر سال غیر ممالک کو چلا جاے تو ہندوستان کی تباہی مین کیا شبہہ ہی۔ کہا جاتا ہی کہ ایک ارب روپیہ سے زاید ہر سال ہندوستان غیر ممالک کو صرف اون ملکون کی تیار شدہ اشیاء کی قیمت مین دیتا ہی۔ حالانکہ اِن اشیاء مین سے اکثر اجناس خام مثلاً روئی چمڑا تخم روغن دار وغیرہ اس ملک مین بکثرت پیدا ہوتی ہین۔ اور یہین سے غیر ملکون مین جاتی ہین۔ کس قدر مقام حسرت اور افسوس ہی کہ اپنی معمولی ضروریات مثلاً کپڑے۔ جوتے۔ کاغذ۔ پنسل۔ قلم۔ چاقو۔ سوئی تاگہ وغیرہ وغیرہ کے لیے بھی ہم کو غیر اقوام کا دست نگر ہونا پڑتا ہے اور ہماری ہی خام اجناس پر وہ اپنی کاریگری صرف کر کے انھین اس ملک مین واپس بھیجتے ہین۔ بھلا جو لوگ حکومت کے علاوہ ہر ایک ضرورت انسانی مین غیرون کے محتاج ہون وہ کس طرح ایک مہذب اور آسودہ قوم بن سکتے ہین۔ پس اس موجودہ خرابی کا ایک علاج یہی ہی کہ ہم آیندہ کے لیے اس امر کا مصمم ارادہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اگر یہ کہ ہم صرف ہندوستان کی بنی ہوئی چیزین استعمال کرینگے بعض اصحاب عذر کرینگے کہ ہمارے ملک کی چیزین بدصورت اور مہنگی اور غیر ممالک کی اشیا خوبصورت و ارزان ہین پس لوگون کا بیرونی مال کیطرف مائل ہونا قدرتی بات ہی مگر درحقیقت یہ انکی غلطی اور ناعاقبت اندیشی ہے کیونکہ ہندوستان کی اشیا زیادہ پایدار ہوتی ہین۔ غیر ممالک کی اشیا بہت جلد خراب ہو جاتی ہین پس درحقیقت دیسی اشیا مدت کے مقابلے مین سستی پڑتی ہین ہمارے ظروف وغیرہ برسون کے استعمال کے بعد کم از کم نصف قیمت پر بک سکتے ہین۔ غیر ممالک کے چینی اور شیشے کے برتن ٹوٹکر ایک کوڑی کے نہین رہتے علاوہ ازین ضرورت ایجاد کی ماں ہی۔ اس لیے جب ہندوستان کے تمام باشندے صرف اپنے ملک کی بنی ہوئی اشیا استعمال کرینگے تو یہان بھی نہایت عمدہ اور نفیس مال غیر ممالک کے سامان سے بہت سستا ملنے لگیگا پس وہ اپنے ملک اور آنیوالی نسلون کی بہبودی کی خاطر اس امر کا مصمم ارادہ کر لین کہ ہم صرف اس ملک کی بنی ہوئی چیزین ہی استعمال کرینگے وہ یاد رکہین کہ خدا بھی انہین لوگون کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہین

ہندوستان مین مسئلہ خیرات نمبر ۳

اس مین شک نہین ہی کہ ہندوستان مین مسئلہ خیرات نہایت ہی ضروری اور اصلاح طلب ہے کیونکہ آج کل اس ملک کی قریبًا تمام خیرات ٹھیک طور پر استعمال نہین ہوتی۔ اگرچہ ہندو و مسلمان اصحاب کی دہارمک کتابون مین خیرات کے متعلق بہت ہی ٹھیک قاعدے واضح طور پر بیان کیے گئے ہین مگر بلکت مین عام جہالت کے باعث لوگ مذہبی اصولون سے بھی ناواقف ہین اور اسلیے ہم سوشل اور تمدنی وغیرہ برائیون مین پھنسکر افلاس اور جہالت کا شکار ہو رہے ہین

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اگرچہ اِس ملک کے لوگ دیگر مہذب و تعلیم یافتہ قومون اور ملکون کی نسبت
زیادہ فیاض اور رحم دل ہین ۔ مگر افسوس ہی کہ ہماری قومی فیاضی اور خیرات
ٹھیک طور پر اِن طریقون مین استعمال نہین ہوتی جنسے قومی ترقی اور بہبودی
بڑھے یورپ اور امریکہ اور جاپان جیسے مہذب اور آزاد ملکون مین لوگ اپنی
خیرات اور فیاضی کو تعلیم کی ترقی کی طرف اور اون لوگون کی امداد کی طرف
صرف کرتے ہین ۔ جو اپنی معذوری کے باعث خود دیانتداری سے نہین کما سکتے
مثلاً قومی مدرسون اور کالجون ۔ یونیورسٹیون کی قائمی یا یتیمون اور محتاج خانون
کی پرورش مین اور نیز ان مہذب قومون مین اِس بات کی بڑی پابندی ہی
کہ ملک مین سستی یا جہالت نہ پھیلے اور اسلیے اونھون نے دو قاعدے قانوناً
باندھ رکھے ہین اوّل تو تعلیم اِن مہذب ممالک مین ضروری اور مفت رائج ہی
کیونکہ اِن مہذب ممالک کی سرکار اپنے تمام لوگون کو علم کی روشنی سے بے بہرہ
رکھنا ایک گناہ کبیرہ سمجھتے ہین ۔ اسلیے بغیر تعلیم کے نہ تو لوگ مذہبی پابندیون اور
نہ ملکی اور قومی ترقی سے واقف ہو سکتے ہین اور اصل مین وہ اِس فقرہ کی
عملی طور پر پابندی کرتے ہین کہ ؎

بے علم نتوان خدا را شناخت

اور اسلیے ان ممالک مین تعلیم بالکل مفت ہونیکے علاوہ لازمی بھی ہے
یعنے ہر بچے کو سولہ برس تک تعلیم کی ضروری سرکار کی طرف سے تحصیل کرنی
پڑتی ہے اور اسلیے علم کی روشنی سے وہان کے لوگ منور ہو کر محب وطن عالم
اور ملک اور قوم کے خیر خواہ ہوتے ہین اور اگر یورو مین اقوام دیگر قومون
پر حکومت کر رہی ہین تو اِسکا بڑا بھاری سبب یہی انکی تعلیمی ترقی ہی ۔ دوم
اونھون نے اپنے ملک مین بھیک مانگنا بھی جرم قرار دے رکھا ہے ۔ کیونکہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بھیک مانگنے سے انسان اور قوم سست بنجاتی ہی۔ یورپ کے قریبًا تمام ممالک
مین بہیک مانگنا جرم ہی اور اسلیے کوئی شخص بہی وہان بہیک نہین مانگ سکتا
کیونکہ اس جرم کی سزا ۶ ماہ قید ہی۔ مگر ہندوستان مین نہایت افسوس کا مقام
ہی۔ کہ معاملہ بالکل برعکس ہی۔ کیونکہ نہ تو یہان تعلیم کی ترقی ہی اور نہ بھیک مانگنے
کی کمی ہندوستان مین تعلیم یافتہ لوگ مشکل سے دو فیصدی ہونگے اور باقی ۹۸
فیصدی لوگ جاہل اور علم کی روشنی سے بے بہرہ اور اسلیے وہ حیوانون جیسی
زندگی بسر کر رہے ہین۔ یعنی نہ تو اونکو ملک اور قوم کی حالت اور اسکی ضرورتون سے
واقفیت ہے اور نہ اوسکی بہبودی اور ترقی مین دلچسپی۔ ہندوستان مین تو بھیک
مانگنے کے متعلق یہ حالت ہی کہ پچھلی مردم شماری سن ۱۹۰۱ء کے مطابق اسمین ۵۲ لاکھ
آدمی ایسے دکھلائے گئے ہین جو صرف بہیک مانگنے پر گذارہ کرتے ہین اور اگر
چار روپیہ ماہوار بھی ایک آدمی کی خوراک اور پوشاک وغیرہ مین خرچ ہو تو ہندوستان
کو صرف ان بھیک منگون کی پرورش مین قریبًا ۲۵ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ کرنا
پڑتا ہی اگر محتاج لوگ یعنی اندھے یتیم لولے لنگڑے اور بیمار لوگ بہیک مانگین تو
اتنا قابل اعتراض نہین۔ مگر آج کل بھیک منگون مین بہت سے ایسے لوگ ہین
جو جوان اور مضبوط ہین مگر دیانتداری سے کما کر کھانے اور محنت کرنیسے عاری ہین
اور جب ان مضبوط اور جوان لوگون کو مفت مین بغیر محنت اور مشقت کے تمام
ضروریات انسانی صرف بہیک مانگنے سے میسر ہو جاتی ہین تو یہ بالکل سست
بنکر ملک اور قوم کے لیے ایک بڑا بھاری بوجھ بن رہے ہین۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے
کہ جو لوگ کہ اصلی خیرات کے مستحق تھے وہ خیرات سے محروم ہو رہے ہین یعنے
قومی مدرسے اور کالج اور محتاج خانے اور یتیم خانے کافی امداد نہ ملنے سے بہت ہی
بری حالت مین ہین۔ اسمین شک نہین کہ ہندوستان مین بھیک منگونکی بڑی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بھاری تعداد کا یہی باعث ہو کہ لوگوں کو دیانتداری سے کمانے کے ذرائع اور وسائل ہی میسر نہیں ہیں۔ یعنے ملک کے ہر قسم کے کارخانہ جات صنعت اور حرفت جنسے لوگ دیانتداری سے کما کر اپنی پرورش کرتے تھے آج کل بالکل معدوم ہوگئے ہیں اور ہم اپنی انسانی ضروریات کے لیے غیر اقوام کے محتاج بنگئے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہر سال اپنی ملک سے ایک سو پچیس کروڑ روپیہ سالانہ غیر ملکوں۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ اٹلی وغیرہ مین نکلا جاتا ہے جس سے کہ ہندوستان آج کل نہایت مفلس بنگیا ہے اور اسی افلاس کے باعث قحط اور پلیگ یہان کے مستقل اور بن بلائے مہمان بنگئے ہین۔ جیسے کہ ہر سال بیس لاکھ ہندوستانی موت کا شکار ہوجاتے ہین۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ قحط اور پلیگ مین تیس لاکھ آدمی ہر سال مرنے سے اونکے یتیم بچے بھی اپنی ضروریات کا سامان بہم پہونچانے مین قاصر رہتے ہین۔ ان تمام برائیون کا صرف یہی ایک علاج ہے کہ ہم اپنی خیرات اور فیاضی کو صرف قومی مدرسون اور کالجون کی قائمی اور ترقی مین صرف کرین۔ جس سے کہ علم کی روشنی ملک کے تمام لوگون مین پھیلے۔

آپ کا شبھ چنتک

ملارام گنگا رام زمیندار از لاہور۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوم لتا

ماخوذ از سرسوتی

قدیم آریون کی سب سے پیاری چیز سوم لتا تھی - سوم - سوم رس - سوم پا وغیرہ کے خواص و استعمال سے تمام ویدک لٹریچر بھرا ہوا ہے - ویدک زمانہ مین سوم لتا اور سوم رس کا اس قدر کام پڑتا تھا کہ جتنا شاید ہی اور کسی چیز کا پڑتا ہے - سوم یاگ - سوم یاجی - سوم پائی وغیرہ الفاظ اسی سوم سے متعلق ہین - شکل یجروید سنہتا کے اونیسوین ادہیاے مین جہانپر سوترامنی یگیہ کا بیان ہے وہان بکثرت سوم کا ذکر آیا ہے - اوسکی تعریف استدعا خواص و استعمال کے متعلق بہت سے منتر ہین - رگوید کا نوان منڈل بھی سوم کی ہی تعریف اور بیان سے بھرا ہوا ہے پر یہ سوم لتا کچھہ عرصے سے نایاب سی ہوگئی ہے اب جہان کہین یگیہ وغیرہ مین اسکا کام پڑتا ہے وہان اسکے بجاے کسی اور ہی چیز سے کام لینا پڑتا ہے -

نوٹ - کہتے ہین کہ ہمالیہ پہاڑ مین آجکل بھی اسکی بہت سی قسمین پائی گئی ہین پر مشکل یہ ہے کہ اسکی شناخت کرنے والے آجکل نہین ملتے یا کم ملتے ہین جسکی وجہ یہ نایاب نہین تو کمیاب ضرور ہوگئی ہے - (ایڈیٹر آریہ سماچار)

سشرت نے جو علم طب کی ایک مشہور کتاب ہے - سوم کو ایک حیات بخش نہایت مفید جڑی تسلیم کیا ہے - اوسکی پیدائش - نام - خواص اور استعمال کی ترکیب جو مذکورہ بالا کتاب مین بیان کیگئی ہے وہ سننے کے لایق ہے - سشرت کے حکمت ستھان مین ایک پورا ادہیاے سوم کے بیان کے متعلق ہے جسکا کسی قدر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خلاصہ ہم ذیل میں دیتے ہیں ؎

" بہت قدیم زمانے میں برہما وغیرہ دیوتاؤن نے ایک امرت موسوم سوم پیدا کیا - کیون؟ اس لیے کہ لوگون کو بڑھاپے اور موت کا خوف نہ رہے - یعنی جسکے استعمال کرنے سے آدمی ہمیشہ جوان اور زندہ رہے -

اصل میں یہ جڑی جسکو بلحاظ اوسکے عجیب و غریب خواص کے امرت کہا گیا ہے ایک ہی قسم کی ہے - لیکن مقام - نام - شکل اور تخم کے اثر سے وہ چوبیس قسم کا ہوجاتا ہے جنکے نام حسب ذیل ہیں - انشومان[1] - منج وان[2] - چندرما[3] - رجت پربھہ[4] - دوبر سوم[5] - کنیان[6] - شویتاکش[7] - کنک پربھہ[8] - پرتان وان[9] - تال ورنت[10] - کرویر[11] - انش ون[12] - سویم پربھہ[13] - مہا سوم[14] - گرور اہرت[15] - گایتریہ[16] - تریشٹوبھہ[17] - پانکت[18] - جاگت[19] - شانکرہ[20] - اگنی شٹوم[21] - ریوت[22] - یتھوکت[23] - اڑوپتی[24] "

ناظرین ملاحظہ کیجیے - ان نامون میں کچھ نام تو ویدک چھندون کے مطابق ہیں اور کچھ چندرما کے نام یا خواص کے مطابق لیکن بعض مثلاً کنیان - تال ورنت وغیرہ میں یہ دونون باتیں نہیں ہیں - وے نام بلا واسطہ غیر سے ہیں شاید یہ نام سوم لتا کی چھوٹائی اور بڑائی کے لحاظ سے رکھے گئے ہون - سشرت کی راے کے مطابق یے سب ویدک نام ہیں - ان سب کے استعمال کی ترکیب و فوائد قریب قریب ایک ہی سا ہے - اب سوم کا استعمال کس طرح کرنا چاہیے اسکی متعلق سشرت لکھتا ہے

" جسے سوم کے استعمال کرنیکی خواہش ہو وہ ایک اچھی جگہ تلاش کرکے وہان ایک تین درجہ یا تین صحن کا گھر بنا دے بعد ازان سب سامان اور نوکر چاکر ساتھ لیکر وہان جاوے - قے اور مسہل وغیرہ سے جسم کی غلاظت کو خارج کردے - غرضکہ جب تو سب باقاعدہ ہو چکے - پھر نیک ساعت میں انشومان نام والے سوم کو ویدک طریقے سے لاکر تو جون (ہون کرنیوالے برہمنون) سے اوسے صاف کرا دے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوم لتا

اسکے بعد اوسکا ہون کراکر گھر کے اندر کسی مناسب جگہ پر منگل پاٹھ کرتا ہوا سوم کی جڑ کو سونے کی سیخ سے پھاڑے اوسمین سے جو رس (دودھ) نکلے اوسے سونے کی ظرف مین رکھکر اوسمین سے ایک چلو چپ چاپ ایکہی دفعہ مین حلق سے اوتار جاوے پینے کے وقت اوس رس کا ذایقہ نہ لے وہ ہرگز زبان مین نہ لگنے پاوے پھر آچمن کر بقیہ رس کو پانی مین پھر ڈالدے۔ ریاضت و عبادت کرتا ہوا اوس پر اپنا قبضہ رکھو خاموش رہے۔ مکان کے اندر ہی اپنے متعلقین کے ساتھ رہے۔ جہان ہوا کا گذر نہ ہو ایسے مقام پر قیام گزین ہو۔ اپنی ساری توجہ اور قوت تخیلہ اس جڑی کی طرف مایل رکھے۔ جی چاہے بیٹھے اوٹھے۔ چہل قدمی کرے۔ لیکن سونجاوے شام کو بھوکھ معلوم ہو تو کھانا کھاوے۔ پر کیا کھاوے۔ یہ نہ تو شرت جی مہاراج نے ہی لکھا اور نہ اونکے ٹیکا کار ڈلن مشر نے۔ اسکے بعد شانتی پاٹھ سنکر کش شئیا پر کالا مرگ چرم بچھا کر سوجاے۔ پیاس لگنے پر ٹھنڈا پانی پیے۔ صبح اوٹھکر شانتی پاٹھ سنے اور منگل آچرن کرکے گاے کو چھوے۔ نران تیسہ اپنے آسن پر پہلے کی طرح بیٹھ جاوے۔

سوم رس کے ہضم ہو جانے پر قے شروع ہوتی ہے۔ قے مین خون نکلتا ہے اور اوسمین کیڑے بھی ہوتے ہین۔ قے ہونے پر شام کو گرم کرکے ٹھنڈا کیا ہوا دودھ پلانا چاہیے تیسرے روز مسہل ہوتا ہے اور فضلہ کے ساتھ بھی کیڑے نکلتے ہین۔ ایسی خراب مادہ کے بذریعہ قے و مسہل خارج ہونے سے جسم اندر سے صاف ہو جاتا ہے ثقیل و غلیظ اغذیہ کے کھانے سے جو معدہ مین کثافت ہو جاتی ہے وہ سب رفع ہو جاتی ہے اسکے بعد یعنی تیسرے روز شام کو غسل کراکر پھر دودھ ہی پینے کو دینا چاہیے شب کو ریشمی یا سن کی چھال سے بنا ہوا کپڑا بچھا کر چارپائی پر سلانا چاہیے۔ چوتھے روز اوس آدمی کے بدن پر ورم آجاتا ہے تمام اعضا سے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیڑے ٹپکنے لگتی ہین تب وسے دہول (رکھاکر) بچھاکر سیج پر سلانا چاہیے اور پہلے کیطرح دودہ پلانا
چاہیے پانچوین اور چھٹے روز بھی یہی علاج کرنا چاہیے اور دونون وقت صرف دودہ پلانا چاہیے
ساتوین روز اوسکا گوشت پوست گلکر گرنے لگتا ہی صرف استخوان باقی رہجاتے ہین پر سوم
کے اثر سے وہ شخص مرتا نہین سانس باقی رہتی ہی اوس روز نیمگرم دودہ اوسکی ہڈیون پر چھڑکنا
چاہیے اور تل ملٹی اور صندل کا لیپ کرنا چاہیے - یہ کرکے پہر اوسے دودہ پلانا چاہیے -

نوٹ - جسم کا گوشت گل جانیسے دودہ اوسکے پیٹ مین پہونچیگا کیسے
اور وہان معدہ مین ٹھہریگا کس طرح یہ سمجھ مین نہین آتا -

آٹھوین روز علی الصباح ہی جسم پر دودہ چھڑک کر صندل کا لیپ کرے - پہلی
کی طرح دودہ پلاوے - شیتل فاکی مٹھا کرا و پہر ریشمی کپڑا بچھاکر اوسے
سلاوے - اوسدن سے نیا گوشت پیدا ہونے لگتا ہے اور کھال بھی اوپر سے
نکلنے لگتی ہے - دانت - ناخون - اور بال سب گرجاتے ہین - نوین روز اوسکے
جسم پر النو نام کا روغن لگانا چاہیے اور سوم کی چھال کے جوشاندہ سے
اوسے دہونا چاہیے - دسوین روز بھی یہی علاج کرے - اب اوسکی کھال ذرا
سخت ہونے لگتی ہی - گیارہوین اور بارہوین روز بھی حسب سابق برتاو کرے
تیرہوین روز سے سولہوین روز تک صرف سوم کی چھال کے جوشاندہ سے
شستشو کرے - سترہوین اور اٹھارہوین روز نئے دانت نکلتے ہین - دانت ہیرا یا
بلور کے مانند خوب چکنے نوکدار اور چمکیلے ہوتے ہین اور خوب مضبوط اور بڑی سے
بڑی چیز کو توڑ سکتے ہین - اوسدن سے پچیسوین روز تک پورانے چاول دودہ
یا مکھن کے ساتھ مزے مین کھاتا ہے ۔

چھبیسوین روز سے دونون وقت چاول کا نرم نرم بھات صرف دودہ کے ساتھ کھاوے
تب نئے ناخون نکلتے ہین جو کہ مونگا پھولی اور صبح کے آفتاب کے مانند

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سرخ ہوتی ہین۔ چکنے اور مضبوط بہی ہوتے ہین۔ بال بہی نئے نکل آتے ہین کہال بہی پیدا ہوکر مکمل ہوجاتی ہی۔ اوسکا رنگ نیلے کمل یا السی کے پہول کے مانند ہوتا ہے۔

ایک ماہ کے بعد سر کے بال منڈوا دینے چاہیے اور جس۔ صندل اور کالے تل کا لیپ لگانا چاہیے یا دودہ سے غسل کرانا چاہیے۔ منڈوانے کے سات روز بعد پہر نئے بال نکلتے ہین اور وے بہونرے یا کاجل کے مانند سیاہ گہونگہر والے اور چکنے ہوتے ہین۔ یاد رہے اب تک سوم پینے والا مکان کے تیسرے کمرے کے اندر رہا ہی۔ پر اب تین راتین اور گذر جانے پر اندر کے کمرہ سے نکل کر دوسرے مین آوے اور ذرا دیر رہکر پہر اندر چلا جاوے اوسی کمرے مین چلا جاوے۔ اسکے بعد بلا نام کا تیل بدن پر ملنے کے لیے جو کے آٹے کا اوبٹن لگانے کے لیے نیم گرم دودہ بدن پر ملنے کے لیے اجکرن نام کی اوشدہی کا جوشاندہ اوبٹن کے لیے۔ جس پڑا ہوا کنوین کا پانی نہانے کے لیے اور صندل لیپ کے لیے دینا چاہیے۔ کہانے کے لیے آنولہ کا رس ملا ہوا مانڈ اور مونگ کی دال وغیرہ دے دودہ اور ملہٹی مین حل کیے ہوے تل ناشتے کے لیے دیوے دس روز تک یہ سلسلہ جاری رکہے اسکے بعد سب سے اندر کے کمرے کو چہوڑ کر دوسرے کمرے یا دیعنی درمیانی کمرے مین آوے اسمین بہی دس روز تک قیام رکہے۔ بعد ازان سب سے باہر کے کمرے مین یعنی پہلے درجے مین آوے اور دل کو مضبوط کرکے دس روز تک وہان رہے تہوڑی دیر تک دہوپ اور ہوا مین رہکر اندر چلا جایا کرے۔ لیکن بہول کر بہی کبہی اپنا چہرہ آئینہ مین نہ دیکہے۔ کیونکہ اوس وقت اوسکے چہرے پر ایک عجیب خوبصورتی آجاتی ہے بعد ازان دس رات غصہ وغیرہ جذبات سے مغلوب نہ ہو ہر قسم کے سوم کے استعمال کا یہی طریقہ ہے۔ خاصکر بلی پرتان اور کہشپ جاتی کے سوم کا سیون کرنا چاہیے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک وقت مین جو سوم رس پیا جاوے اوسکی معتاد پاو بھر ہے - لیکن صدر مین جو سوم کے چوبیس قسمین شمار کیگئی ہین - اون مین بلی اور کشیپ نام نہین آئے شاید شمار کردہ نامون مین سے ہی یہ کسی کے مترادف ہون -

انشوان سوم کا رس سونے کے پاتر مین اور چندرما کا چاندی کے پاتر مین رکھنا چاہیے انکے استعمال سے انسانکو اڑنا وغیرہ آٹھ سدہیان حاصل ہو جاتی ہین اور وہ شیو کے سوروپ مین ملجاتا ہے باقی جو سوم ہین اونکے رس کو تانبے یا مٹی یا سرخ چمڑیکے پاتر مین نچوڑے - شودرون کے لیے یہ رس نہین ہین - براہمن چھتریہ اور ویشیہ انھین تینون کو اسے پینا چاہیے - سوم رس پیکے جب چار مہینے گذر جاوین تب پورنماشی کے روز کسی پوتر جگہ مین براہمنونکی پوجا کرکے منگل پاٹھ کرنے کے بعد اوس گھر سے باہر نکلے اور پھر مزے مین جہان جی چاہے رہے یا جاوے -

جو شخص اوشدہیون کے مالک سوم کا سیون کرتا ہے - اوسکا نیا جسم دس ہزار برس تک بنا رہتا ہے - آگ - پانی - ہتیار - اور زہر بھی اوسے ضرر نہین پہونچا سکتی ایک ہزار مست ہاتھیون کی طاقت اوسکے جسم مین آجاتی ہے سب جگہ وہ جا سکتا ہے کوئی اوسے روک نہین سکتا اوسکا چہرہ چاند کے مانند خوبصورت اور چمکدار ہوجاتا ہے اوسے مع انگ اور اوپانگ کے ویدبھی آجاتے ہین وہ دیوتاون کے مانند ہو جاتا ہے جو چاہے سو کر سکتا ہے -

جتنے قسم کے سوم ہین - سب مین پندرہ پتے ہوتے ہین - وے اوجالے پاکھ مین ہر روز ایک ایک پیدا ہوتے ہین اور اندھیرے پاکھ مین ایک ایک کرکے گر جاتے ہین - پورنماسی کے روز پورے پندرہ پتے ہو جاتے ہین اور اماوسیا کو ایک بھی نہین رہتا -

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

انشومان سوم مین گھی کے مانند خوشبو ہوتی ہی - رجت پربھہ مین کند ہوتا ہی - منج وان مین کیلے کی طرح کند ہوتا ہی اوسکے پتہ لہسن کے پتون کے مانند ہوتے ہین - چندرمان نام کے سوم مین سونے کے موافق چمک ہوتی ہی - وہ ہمیشہ پانی مین ہوتا ہے گرڑ وڑاہرت اور شویتا کش سفید رنگ کے ہوتے ہین - اور شکل اونکی سانپ کی کینچلی ایسی ہوتی ہے درختون کی جڑ مین وے لپٹے رہتے ہین - جسقدر سوم ہین سب مین ۱۵ ہی پتے ہوتے ہین - کسی مین موٹی جڑ ہوتی ہی کسی مین دودھ ہوتا ہی کسیکی بیل ہوتی ہی اور اونکے پتے مختلف قسم کے ہوتے ہین -

ہمالیہ - آبو - سہیادری - مہندر - ملیاچل - شری پروت - دیوگری - دلوسہم پاری پاتر - بندھیاچل - وغیرہ پہاڑون مین سوم پیدا ہوتے ہین - دیوسند نام تالاب مین بہی وے پائے جاتے ہین - ویاس ندی کے شمال مین جو پانچ بڑے بڑے کوہستان ہین اونکے درمیانی اور نیچے کے حصے مین دریاے سندھ بہتا ہے اوسمین چندرمان نام کا سوم پانی پر تیرا کرتا ہی - وہین پر انشومان اور منج وان سوم بہی ہوتی ہین - کاشمیر مین کہشدرمان سرودر نام کا ایک تالاب ہی - اوسمین گایتریہ تریشٹوبھ - جاگت - پانگت - اور شانکر نام کے سوم ہوتے ہین - لیکن یہ سوم سبکو دیکھہ نہین پڑتے - ادہرمی - احسان فراموش - براہمنون سے حسد کرنیوالے اور علم طبابت سے ناواقف شخصون کو اونکا درش نہین ہوتا -

یہ سشرت کی تحریر کا خلاصہ ہی - اسپر لایق ایڈیٹر سرسوتی نے جو ریویو کیا ہی اوسکا اقتباس ہم بہی اپنے ناظرین کیخدمت مین پیش کیے دیتے ہین اپنی طرف سے کچھہ اضافہ کرنا نہین چاہتے - لایق ایڈیٹر سرسوتی لکھتے ہین "اگرچہ یہ کلجگ ہے اسمین ادہرمی - احسان فراموش اور حاسد وغیرہ بکثرت ملینگے تاہم دہرماتما - مہربان براہمن اور طبیبون کی خدمت کرنیوالے بہی دنیا سے معدوم نہین ہوگئے ہین -

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوموں کے نام علامات اور مقامات جہاں وے پیدا ہوتے ہیں صاف صاف لکھے ہیں۔ سوم رس کے استعمال کرنیکی ترکیب بھی کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے عوام نہیں تو امیر آدمی تو ضروری اوسے عمل میں لا سکتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو اگر کوئی شخص کسی ایک سوم کا بھی پتہ لگا کر کسی اچھے طبیب سے اپنا کایا کلپ کرا ڈالے اور ہزار ہاتھیوں کی طاقت حاصل کر کے تینوں لوک میں مزے سے بچرا کرے اگر گورنمنٹ کو ایسے ایسے سو آدمی بھی ملجائیں تو گویا اوسے ایک لاکھ ہاتھی ملگئے پھر اوسے لاکھوں فوج رکھنے کی کیا ضرورت باقی رہے صرف ایک کمپنی ہی سے کام نکل جایا کرے کروڑوں روپیہ کی بچت ہو معلوم ہوتا ہے ادہرم اور پاپ کے بڑہنے سے بھگوان سوم ہمیشہ کے لیے اس ملک کو خیرباد کہہ چکے۔ یہ ہم لوگوں کی خوش قسمتی ہے کہ جو سوم کی طرح بھگوان وید بھی بالکل انتردہیان نہیں ہو گئے۔

سشرت کی تحریر سے واضح طور پر ثابت ہے کہ اونکے زمانہ میں یا اوس سے پہلے سوم جیسا پوتر پدارتھ چمڑے کے پاتر میں بھی رکھا جاتا تھا جس چمڑے کو چھو کر آجکل اس ادہرمی زمانے میں ہم لوگ ہاتھ دہوتے ہیں وہ اوس وقت ناپاک نہیں مانا جاتا تھا۔ کسی سوم رس کے لیے سونے کے۔ کسی کے لیے چاندی کے کسیکے لیے تانبے اور مٹی کے پاتر بتلائے گئے ہیں یہ تجویز یا ترتیب یا تو سوموں کے خاصہ اور اثر کے موافق کی گئی ہوگی۔ یا پینے والے کے حیثیت کے مطابق جسکے پاس سونے کے پاتر نہوں وہ اس سوم کو پیے جو چاندی کے پاتر سے مخصوص ہے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو تانبے مٹی یا چمڑے کے پاتر والے سوم کو پیے۔ پر مفلسوں کے لیے اوسکا پینا بھی شاید مشکل تھا۔ کیونکہ تین درجے والا مکان اور سونے کی شلا کا اوسکے لیے ملنا ایک مشکل امر تھا۔ شودروں کے لیے سوم رس پینے کی جو ممانعت ہے وہ واجب ہی ہے کیونکہ جب ویدوں کا پڑھنا انکے لیے منع ہے تب کایا کلپ کرکے دیوتا بنجانا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اونکے لیے کیونکر واجب ہو سکتا ہی - کونسا سچا محب وطن انگریز چاہیگا کہ کوئی ہندوستانی کالا آدمی اس ملک کا وایسرائے ہو جاے -

سنسکرت کے بعد کے مصنفون نے اس سوم رس کی کریا کے متعلق کچھہ زیادہ نہین لکھا اگر کسی نے کچھہ لکھا بھی ہی تو برائے نام اس سے قیاس ہوتا ہی کہ رفتہ رفتہ لوگ اسے بالکل ہی بھول گئے - یا اِسکے استعمال کی ترکیب بالکل ہی ناممکن العمل سمجھی جانے لگی -

چرک جی بھی علم طبابت کے موجدین مین سے مانے جاتے ہین - پر اونھون نے سوم کے متعلق بہت ہی کم لکھا ہی اونکی تصنیف چرک مین لکھا ہی کہ "سوم (چاند) کی ترقی کے ساتھہ سوم لتا کا ایک ایک پتہ بڑہتا جاتا ہی اور اوسکے زوال ہونے پر ایک ایک پتہ گرتا جاتا ہے - یہی وجہ تسمیہ سوم کی ہے - لفظ "سوم" "سو" مصدر سے مشتق ہی جسکے معنی پیدا کرنے کے ہین - سوم امرت پیدا کرتا ہے اوسکی کرنون مین امرت رہتا ہی - اسی سے چندرما کا نام سوم ہوا"

اسپر لائق اڈیٹر سرسوتی لکھتے ہین کہ "چندرما امرت برسانے کے لیے مشہور ہے لیکن اوسکی کرنون سے امرت کا ایک قطرہ بھی آج تک کسی نے ٹپکتے ہوے نہین دیکھا - اسلیے کیا تعجب ہی کہ چندرما اور امرت کے افسانہ کی طرح سوم رس کا قصہ بھی زبانی تفریح کے لیے گڑھ لیا گیا ہو - بات یہ ہے کہ جسے ایسی روایتون پر یقین نہ ہو - وہ اس قسم کے اور بھی اعتراضات کرسکتا ہے -

نوٹ از اڈیٹر آریہ سماچار - علم طب مین سوم کے جو فواید بیان کیے گئے ہین جہان تک وہ حدود حکمت کے اندر ہین اور جنکو آگے چلکر اڈیٹر سرسوتی بھی پنڈت گرودہر شرما کے حوالے سے تسلیم کرتے ہین اونکو بناوٹی قصہ ماننا ضرور نہین ہی البتہ اوسکی جو پتا لگ ابتک پایا گیا ہی (خواہ وہ علم طب کی پرانی سے پرانی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کتابون مین ہی کیون نہ ہو) ضرور من گڑھت کہانی معلوم ہوتی ہی۔
سوم کے متعلق علم طب کی کتابون مین جو کچھہ کہا گیا ہے اوسکو نظرانداز کرکے
اب ذرا ویدک لٹریچر کی طرف متوجہ ہوجیے۔ ویدک زمانہ مین سوم کی بڑی قدر تہی
رشی منی سب بڑے شوق سے اسکو پیتے تھے وہ بڑی ہی پاک چیز مانی جاتی تہی دیوتاؤن
کو اوسکا بھوگ لگایا جاتا تہا۔ وہ مختلف یگیون مین کام آتی تہی۔ رگوید کے نوین
منڈل مین سوم کی بہت کچھہ تعریف لکھی ہے۔ یجروید کے اونیسوین ادہیایمین
سوترامنی یگیہ کا بیان ہی وہان سوم کی بڑی مہما گائی گئی ہے دیوتا کے مانند
اوسکی تعریف کی گئی ہی اوس سے ور مانگے گئے ہین۔ لیکن ساتھہ ہی اسکے اوسکے
سرور کی بہی تعریف کی گئی ہی یہان تک کہ सुरात्वमसि शुष्मिणी کہکر
اوسکو سرا سوم کے نام سے موسوم کیا گیا ہی۔ براہمن گرنتھون مین تو سرا سوم کے
بنانیکا طریقہ بہی تبلایا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ سوم کے رس مین جو۔ چاول
ترپہلا۔ سونٹہہ۔ اشوگندہا۔ تیلی وغیرہ چیزین بہی ملائی جاتی تہین۔ وہی رس چہانکر
پیا جاتا تہا۔ اوسمین ایک قسم کا نشہ پیدا ہوجاتا تہا۔ عالمون کی رائے ہے کہ یہی
سوم سرا پینے والے سُر نام سے مشہور ہوے اور جو اسکا پینا پسند نہین کرتے
تھے یا کم پیتے تھے وے اسُر کہلائے سُرون کو قدیم آریون نے قابل پرستش مانا
اور اسرون کو قدیم پارسیون نے یجروید کے اونیسوین ادہیاے مین جس سُرا کا
بیان ہے وہ اگر ایک قسم کی شراب ہی تہی جیسا کہ ویدک منترون سے ظاہر ہوتا ہے
تو اوسے آریہ لوگ بڑے شوق کے ساتھہ پیتے تھے اور پوتر سمجھتے تھے اشٹانگ
ہردے مصنفہ واگہبٹ مین بہی یہی لکھا ہے
सौत्रामण्यां द्विजमुखे या हुताशेच हूयते
سوترامنی یگیہ مین جو سرا براہمنون کے مکہہ مین اور
اگنی مین ہوم کیجاتی ہی لہذا واگہبٹ کے مطابق سوترامنی یگیہ مین جو سرا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پی جاتی تھی وہ کوئی غیر معمولی شراب نہ تھی بلکہ یہی معمولی شراب تھی۔

نوٹ از ایڈیٹر آریہ سماچار۔ بیشک ویدک زمانہ مین سوم سرا کی بڑی قدر تھی اور وہ ایک نہایت پوتر چیز مانی جاتی تھی۔ سوترامنی وغیرہ یگیون مین اوسکا ہوم بھی کیا جاتا تھا اور یجمان وہوتا اوسکو پیتے بھی تھے۔ رگوید اور یجروید اور اونکے متعلق براہمنون مین بھی اسکی بہت کچھہ تعریف وتوصیف پائی جاتی ہے لیکن سوم سرا سے معمولی شراب کی جسکا آجکل عیاش اور نشہ باز لوگ استعمال کرتے ہین ہرگز مراد نہ تھی اور نہ ہے گو ایک قسم کا لطیف سرور اوسمین بھی ہوتا تھا محض ایک لطیف سرور ہونیسے اوسکو شراب کا جسمین الکاہل ہوتا ہے درجہ نہین دیسکتے۔ ایک درجہ کا سرور تو اکثر دواؤن مین اور اناج مین بھی ہوتا ہے لیکن وہ ناپاک چیزون سے اور ناپاک طریقون سے ہرگز نہین بنائی جاتی تھی جو دیگر اوشدھیان اوسمین ملائی بھی جاتی تھین وہ نہایت پاک اور مفید ہوتی تھین۔ پس اس شراب خانہ خراب اور سوم سرا سے کیا نسبت ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

ڈاکٹر راجیندر لال متر نے گورنمنٹ آف انڈیا کو ایک مراسلہ بھیجا تھا اوسمین اونھون نے وعدہ کیا تھا کہ کچھہ عرصہ میں ہم سوم کے متعلق ایک مفصل مضمون شایع کرینگے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کا یہ مضمون شائع نہین ہوا شاید وہ لکھہ نہین سکے اور اوسکے پہلے ہی اونکی وفات ہو گئی۔

آپستمب یگیہ پری بھاشا مین سوم کے بیچنے والے جنگلی آدمیون سے اوسکے خریدنے وغیرہ کا طریقہ لکھا ہوا ہے۔ دھورت سوامی لہ کی شرح مین سوم کے

لہ پنڈت گردھر شرما جھالرا پاٹن کی راے کے مطابق دھورت سوامی کے بتلائے ہوے سب علامات گلوی مین ملتی ہین سوائے اسکے کہ اوسمین پتے نہین ہوتے اوسمین سے دودھ نکلتا ہے اور جسقدر تجویز ہے اوسکے بیٹے اکسیر ہے ممکن ہی قدیم آریہ لوگ گلوی کا استعمال ہی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جو علامات دیے ہین اونمین لکھا ہی کہ سوم ایک قسم کی بیل ہی اوسکا رنگ سیاہ ہوتا ہی
اوس سے دودہ نکلتا ہی۔ بیل مین پتیان نہین ہوتین ذائقہ مین وہ کڑوی معلوم ہوتی
ہی اوسکی کھال گودہ دار ہوتی ہی اوسے کھانے سے قے ہونے لگتی ہی اور اوس سے
بلغم بہی پیدا ہوتا ہی اوسے اکثر بکریان کھاتی ہین۔ اس بیان کے مطابق سوم
کا کڑوا ہونا سشرت کے بیان سے بھی ملتا ہی۔ کیونکہ زبان مین چھوتے بغیر ہی
حلق سے اوتار جانے کی ہدایت سشرت مین ہی۔ اسکا سبب سوا کڑوے پن
کے اور کیا ہو سکتا ہی دودہ نکلنا اور قے ہونا بہی سشرت کے بیان سے ملتا ہے
لیکن پتیون کا نہ ہونا سشرت کے بیان سے نہین ملتا۔ خشک ہونے پر اگر
پتیون کا گر جانا مانا جاوے تو پہر سوکہی ہوئی بیل سے دودہ نہین نکل سکتا
ممکن ہے کسی سوم کے پتے بھی ہوتے ہون۔

قدیم زمانے مین سوم کا بہت رواج تہا۔ پراچین آریہ لوگ اوسے بہت پیتے
تھے اوس سے دودہ کی طرح کا رس نکلتا تہا وہ کچھ عرصہ تک رکھا رہتا تہا۔ بعد
مین دودہ اور شہد ملا کر پیا جاتا تہا اوسکے پینے سے کسی قدر سرور ہوتا تہا اوسمین
زیادہ نشہ پیدا کرنے کی ترکیبین پیچھے سے نکالی گئین۔ رفتہ رفتہ سوم پان کا چسکا
آریون کو لگ گیا اور سوم کا خرچ بڑھ گیا۔ پینے اور ہون کرنے مین بے طرح
خرچ ہوتے ہوتے وہ کمیاب ہی نہین بلکہ نایاب ہوگئی۔ تب اوسکی جگہ اور اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۴۱ سوم کے نام سے کرتے ہون۔ اسکا ایک نام امرتا بھی ہی اور سوم ولی
کا بھی یہہ نام ہی۔ یہ خشک بہی نہین ہوتی اور سوکہی ہوئی پہر ہری ہو جاتی ہی اسکے کتنے ہی ٹکڑے
کر دیے جائین سب ٹکڑے جڑ کر پہر زندہ ہو جاتے ہین اور ایک ایک ٹکڑے کی ایک ایک بیل ہو سکتی
ہی یہ جبال الہمالیہ مین موجود ہے اور بہی چند مقامات مین ملتی ہی اسکو امرت ولی بہی کہتے ہین اسکا سوکہا ٹکڑا
پانی مین تر کرکے نچوڑا جا سکتا ہی اور وہ رس بہی کام مین آتا ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بوٹیان کام مین لائی جانے لگین یہی حال اور بہی کتنی ہی اوشدہیون کا ہوا۔

نوٹ از ایڈیٹر آریہ سماچار۔ یہ سمجھ مین نہین آتا کہ خرچ کے ساتھ آمدنی کیون نہین بڑھی۔ کیونکہ جس چیز کی جتنی زیادہ مانگ ہوتی ہی اوتنی ہی زیادہ اوسکی آمدنی کے ذریعہ بہی پیدا کیے جاتے ہین۔ کیا اوس زمانہ مین لوگ کاشت کرنا نہین جانتے تہے جو اونہون نے اپنی سب سے پیاری چیز کی بقا کا کچھہ انتظام نہ کیا۔

جہانسی کے پاس ایک مقام بڑوا ساگر ہے۔ وہان ایک جہیل ہے جسکے کنارہ براہمی نام کی ایک جڑی ہوتی ہے پر اوسکی بیل نہین ہوتی وہ ایک چہوٹا سا پودہ ہے ایکدفعہ ایک حکیم صاحب اوسے وہان سے لائے تہے۔ براہمی ہی سوم لتا کا ایک مترادف نام ہے۔ وہ فرماتے تہے کہ یہی سوم لتا ہی اور اوسکی رسائن کی ترکیب بہی حکیم صاحب موصوف بتلاتے تہے پر وہ ترکیب عجیب تہی یعنی اسقدر پانی کے اندر بیٹہکر کہ جسمین سر پانی کے اوپر رہے اور باقی سارا جسم اوسکے اندر اوسے پینا چاہیے اور اوسکے ساتھہ اور بہی بہت سے جہنجہٹ بتلاتے تہے۔ ہماری سمجھ مین وہ سوم لتا نہین کیونکہ اوسکی ایک بہی علامت سشرت اور دہنونتر سوامی کے بتلائی ہوے سوامی کے بتلائے ہوے سوم سے نہین ملتی۔

کچھہ عرصہ ہوا اٹاوہ کے پنڈت بہیم سین شرما نے ایک یگیہ کیا تہا اوسکے لیے اونہون نے ریوان (بندیلکھنڈ) کے پہاڑون سے ایک بیل منگائی تہی اوسکے بارے مین خود پنڈت جی موصوف لکہتے ہین "درحقیقت سوم لتا نہین ملتی۔ ایسا ہمارا قیاس ہے۔ لیکن سوم یاگون مین کاشی کے پنڈت لوگ جسکو سوم مانتے اور کام مین لاتے ہین وہ ریاست ریوان مین ہے"

اسیر لایق ایڈیٹر سرسوتی لکہتے ہین "ماننا اور بات ہی اور پراچین کتابون مین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دی ہوئی علامات سے ملتی ہوئی سوم لتا کا ڈھونڈ لانا اور بات ہے۔ یون تو شاید کسی دن کوئی بھرنگراج مہاراج کو سوم لتا ماننے لگے۔ کش ورکالنس تک جب براہمنون پترون اور دیوتاؤن کی جگہ رکھے لیے جاتے ہین تب سوم کی جگہ کچھہ رکھہ لینا کون بڑی بات ہے آریون اور پارسیون کے مورث کسی وقت مین ایک ہی تھے دونون سوم رس پیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آریون کے پرانے سے پرانے گرنتھون مین سوم کا نام پایا جاتا ہے۔ اودہر پارسیون کے پراچین دہرم گرنتھ ژند اوستا مین بھی سوم کا نام موجود ہے۔ پر وہان سوم کا سین مہملہ ہائے ہوز سے بدل کر ہوم ہوگیا ہے اس ہوم کا استعمال ہندوستان کے پارسی اب تک کرتے ہین۔ وے اوسے بہت پوتر مانتے ہین۔ یہ ہوم خشک حالت مین فارس سے آتا ہے اوسے دیکھکر لوگون کو خیال ہوا تھا کہ شاید یہی آریون کا سوم ہے پر یورپ کے ماہرین علم نباتات نے جو اسکی تحقیقات کی تو پارسیون کی ہوم ایک اور ہی بیل نکلی۔ بلوچستان کے شمالی حصہ سے لیکر فارس تک یہ بیل بکثرت پیدا ہوتی ہے اور ہم ہما۔ یہما وغیرہ نامون سے مشہور ہے وہی ہندوستان مین پارسیون کے لیے بھیجی جاتی ہے۔

سشرت مین جن جن مقامات پر سوم کی پیدایش لکھی ہے اون اون مقامات پر بہت تلاش کرنے پر بھی اوسکا پتہ نہین چلتا۔ اسلیے یہ تو یقینی طور پر ظاہر ہے کہ آریون کا سوم ہندوستان سے ہمیشہ کے لیے معدوم ہو گیا لیکن جالندہر چھاؤنی کے لالہ دیوی دیال صاحب کی راے مین سوم لتا معدوم نہین ہوئی وہ اب تک بکثرت پائی جاتی ہے۔ آپ اپنی کتاب موسومہ "پھول" مین ایک جگہ تحریر فرماتے ہین "دنیا بھا اسکی کاشت کی جانب خاص توجہ ہونی چاہیے اسپر ایڈیٹر سرسوتی رقمطراز ہین۔ براہ مہربانی آپ اپنے پھول [illegible] بھیجیے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوم لتا

سوم لتا لاکر لگاوین تو اوسکی کاشت کرنے والون کو اوسکی شکل اور رنگ وغیرہ دیکھنے اور اوسکے تخم یا قلم حاصل کرنے مین آسانی ہو۔ ڈاکٹر راکس برگ ایم ڈی نے ایک کتاب موسومہ "فلورا انڈکا" تصنیف کی ہے اوسمین سوم لتا کا کچھہ حال دیا ہے اوسکی بنا دپر لالہ صاحب موصوف سوم کی کاشت کرنیکی سفارش کرتے ہین ڈاکٹر صاحب کے بیان کا منشا، لالہ صاحب نے اپنی کتاب مین اسطرح پر لکھا ہے۔

"سوم لتا کے پھول چھوٹے چھوٹے بہت مفید اور نہایت خوشبودار ہوتے ہین۔ اس بیل مین سے انتہا درجہ کا صاف شفاف اور دودھ کے مانند عرق برآمد ہوتا ہے۔ اس سے عمدہ عرق پینے کہین نہین دیکھا۔ اسکا ذایقہ کسی قدر ترشی مایل ہوتا ہے ہندوستانی مسافر اکثر اسکی نرم شاخین رفع تشنگی کی غرض سے چوس جاتے ہین۔ یہ بیل جنگلون مین پائی جاتی ہے نیز علاقہ بنگال کی جھاڑیون مین بھی پیدا ہوتی ہے۔ جابجا اسکی کاشت کیجانب خاص توجہ ہونی چاہیے۔"

ڈاکٹر صاحب نے یہ سب تو لکھا لیکن سوم کے جو علامات اور خواص قدیم کتب مین مندرج ہین اونسے اپنی سوم لتا کو ملاکر پرکھنے کی تکلیف گوارا نہین فرمائی۔ اسکا کیا ثبوت ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی سوم لتا ویدک سوم لتا ہے۔ ممکن ہے کہ آپکی بیل معمولی گلوے یا اوسی قسم کی کوئی اور بیل ہو۔

قدیم اصول کے ماہرین کی رائے ہے کہ شروع شروع مین آریہ لوگ ہری سوم لتا کو کوٹ کر اوسکا رس نچوڑ لیتے تھے یا اگر ہری بیل نہ ملتی تھی تو پہاڑی آدمیون سے خشک بیل لیکر اوسے پانی مین ڈال دیتے تھے پھر اوسے ملکر چھان لیتے تھے بعد مین دودھ اور شہد ملاکر اوسے کچھہ عرصہ تک کھا رہنے دیتے تھے اس سے وہ رس کچھہ نشیلا ہو جاتا تھا اوسے وے پیتے تھے اوس سے کچھہ سرور ہوتا تھا اسلیے وہ اس بیل کو ایک عمدہ خاصیت والی چیز سمجھتے تھے اور عقیدت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اوس زمانہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کثرت سے یگیہ ہوتے تھے اور گھر گھر اگنی دیو کی پوجا ہوتی تھی۔ اگنی ایک بڑا
شاندار دیوتا مانا جاتا تھا۔ اسی لیے سوم رس اگنی میں چڑھایا جاتا تھا بعد کے
زمانہ میں اوس قلیل نشہ سے آریوں کی تسلی نہ ہوتی تھی۔ تب اونھوں نے سوم رس میں
اور اور چیزیں ملا کر اوس میں زیادہ نشہ پیدا کیا اور اوس سے سوم میسر اتیار ہونے
لگی۔ اس طرح سوم کا بے تحاشا خرچ ہونے اور اوسکے تیار کا کچھ انتظام نہ کیا جانے
سے وہ اس ملک سے بالکل معدوم ہو گیا۔

لیکن سشرت کے مطابق سوم رس کا استعمال کرنے سے عجیب و غریب طاقت
شکل وعمر وغیرہ کا حاصل کرنا آجکل کے ماہرین علم نباتات اور محققین اصول قدیمہ
کی سمجھ میں نہیں آتا۔ سوتر اور براہمن گرنتھوں کے زمانہ میں بھی سوم لتا کمیاب
ہو گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ سوم کے بجاے اور اور چیزوں کا استعمال ان گرنتھوں میں لکھا ہے
اگر سشرت کا گرنتھ سوتر گرنتھوں کے بعد کا مانا جاے اور مانا ہی جاتا ہے تو اوس کے زمانے
میں بھی سوم لتا نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہی رہی ہو گی۔ ادہر میوں کو سوم لتا
کا نظر نہ پڑنا جو سشرت جی نے لکھا ہے اوس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ لہذا ممکن ہے کہ
سشرت جی نے جو کایا کلپ کی ودھی لکھی ہے وہ کسی بہت پرانے گرنتھ کی بنیاد
پر لکھی ہو اور وہ گرنتھ اوس زمانے کا ہو کہ جب اپنی عجیب و غریب خاصیت کی وجہ سے
سوم لتا ایک غیر معمولی چیز مانی جاتی تھی۔ کیونکہ تعلیم کے پہلے درجہ میں چھوٹی چھوٹی
باتیں بھی حیرت انگیز معلوم ہوتی ہیں۔ گھڑی کو آپ ہی آپ کھٹکھٹ کرتے دیکھ
یا گراموفون کو گاتے ہوے سن چھوٹے چھوٹے بچوں کو کچھ کم تعجب نہیں ہوتا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رامائن کا ایک سین

مسدس

کس نیند مین ہو تم مت یاد و اوٹھو اوٹھو ہیرے کے رفیق وہ بولس دلجو اوٹھو اوٹھو
گرتے تمہارے غم مین ہی بیل او اوٹھو اوٹھو پوچھو تو مجھ غریب کے آنسو اوٹھو اوٹھو
دیکھو نظر اوٹھا کے کہ چھاتی کو کوٹ کر
بالین پہ کب سے روتا ہون مین پھوٹ پھوٹ کر

قربان جاؤن اب تو ذرا آنکھ کھول دو دامن مین میرے گوہر مقصود رول دو
مشتاق ہون مین پیار کے دو بول بول دو ہونٹون نے مسکرا کے ذرا قفل کھول دو
چلا رہا ہون کب سے مین پیارے جواب دو
آنکھین تو کھولو آنکھ کے تارے جواب دو

وہ آہ مسکرانے کی عادت کدھر گئی مجھکو گلے لگانے کی عادت کدھر گئی
وہ میرا دکھ بٹانے کی عادت کدھر گئی ڈھارس مجھے بندھانیکی عادت کدھر گئی
بیکس سمجھ کے وادی غربت مین چھوڑ کر
جاتے کہان ہو مجھکو مصیبت مین چھوڑ کر

مر جاؤنگا تڑپ کے مین مجھسے جدا نہ ہو دیرینہ غمگسار رہو نا آشنا نہ ہو
جا وہ نوردِ منزل راہِ فنا نہ ہو پوچھون مین اکبات جو بھائی خفا نہ ہو
تنہا گیا اودھ کو تو دنیا کہے گی کیا
لچھمن کہان ہین مجھکو سومترا کہیگی کیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سیتا سی نازنین کا ہی کیا کم مجھے ہوگ — اپنی مفارقت کا لگاؤ نہ مجھکو روگ
بہائی کا آسمان نہ دکھائی عدو کو سوگ — لوٹا اودہ کو مین تو کہینگے وطن کے لوگ

بہائی کو کھو کے ہاتھ سے زن کی فراق مین
لوٹے اودہ کو تا نھہ وطن کے فراق مین

ہمیر نثار مجھسے برادر نہ ہو خفا — آئی ہنسی وہ ہو نہ ٹہونیہ دیکھو ادہر ذرا
جاکر سومترا کو مین دونگا جواب کیا — ٹیکا مری جبین پہ لگاؤ نہ نیل کا

مجھکو مفارقت کا غم جاودان نہ دو
بستر پہ یون تڑپ کے دم نزع جان ندو

بیفائدہ ہے اسکا کرے غم کوئی اگر — ملجاتے ہین یہ سب زن و فرزند و مال و زر
دشمن بھی ہو نہ غم مین برادر کے نوحہ گر — ملتا نہین۔ تو یہ نہین ملتا ہی چھوٹ کر

بہائی سے آہ قہر ہے بہائی کا چھوٹنا
گرنا اک آسمان کا ہے بازو کا ٹوٹنا

بہائی نہ ہو تو ہیچ مناظر جہان کے ہین — انکو نہین خار پھول ریاض جنان کے ہین
صدمے نہ آہ باپ کے ایسے نہ مان کے ہین — اس غم مین ٹکڑے ہوتے دل ناتوان کے ہین

بھرتا نہین ہی جو کبھی ناسور یہ وہ ہے
سو مرتبہ ہرا ہو جو انگور یہ وہ ہے

جاتی ہے سینکنے سے کہین یہ جگر کی چوٹ — صدمہ یہ دم کے ساتھ ہی یہ عمر بھر کی چوٹ
خنجر کا ایسا وار نہ ہے نیشتر کی چوٹ — ہے لاعلاج اس غم وحشت اثر کی چوٹ

گہرا جگر پہ گھاو ہے اس تیر جستہ کا
تھمتا نہین لہو کبھی قلب شکستہ کا

اس بیکسی مین چھوڑ کے مجھکو کدہر دریغ — تم چلدیے برادر خستہ جگر دریغ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیکھا مجھے نہ پیار سے بھر کر نظر دریغ   مجھ سے گلے ملے بھی نہ وقت سفر دریغ

قول و قرار کیا یہی مجھ خستہ جان سے تھے

ہین یاد وہ بچن بھی جو ہارے زبان سے تھے

یون مجھ سے روٹھ جانیکی پہلے تو خو نہ تھی   چاکِ جگر کی کب مرے فکر رفو نہ تھی

لب پر تمہارے پیار کی کب گفتگو نہ تھی   دیہیم و سلطنت کی تمہین آرزو نہ تھی

افتاد اک جہان کی اوٹھائی مرے لیے

بن بن کی تمنے خاک اوڑائی مرے لیے

تھی گرچہ آہ! دشت نوردی تمہین گران   لائی وطن سے میری محبت کشان کشان

غربت مین حیف مجھ سے چھٹا جب خانمان   پیارے کسطرح ساتھ رہے تم روان دوان

چھوڑا نہ میرے دامن الفت کو ہاتھ سے

جانے دیا نہ وضع رفاقت کو ہاتھ سے

اے وائے! آج پھیر کے مجھ سے نظر کو تم   جاتے ہو آہ! جان برادر کدھر کو تم

دے جاؤ گے فراق کا صدمہ جگر کو تم   زانو پہ لاش ہوگی نہ ہوگے سحر کو تم

آنکھون مین آہ نصف شب غم گذر گئی

اے جذب اشتیاق! بچھون کدھر گئی

سرور جہان آبادی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کلام اکبر

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہین
ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہین

معرفت خالق کی عالم مین بہت شواہر
شہر تن مین جبکہ خود اپنا پتا ملتا نہین

غافلون کے لطف کو کافی ہی دنیاوی خوشی
عاقلونکو بے غم عقبے مزا ملتا نہین

کشتی دل کی الٰہی بحر ہستی مین ہو خیر
ناخدا ملتے ہین لیکن با خدا ملتا نہین

غافلونکو کیا سناؤن داستان عشق یار
سننے والے ملتے ہین درد آشنا ملتا نہین

زندگانی کا مزا ملتا تھا جنکی بزم مین
اونکی قبرون کا بھی اب مجھکو پتا ملتا نہین

صرف ظاہر ہو گیا سرمایۂ زیب و صفا
کیا تعجب ہی جو باطن باصفا ملتا نہین

پختہ طبعون پر حوادث کا نہین ہوتا اثر
کوہسار و دمین نشان نقش پا ملتا نہین

شیخ صاحب برہمن سے لاکھ برتین دوستی
بے بھجن گائے تو مندر سے ٹکا ملتا نہین

اہل ظاہر جسقدر چاہین کرین بحث و جدال
مین یہ سمجھا ہون خودی مین تو خدا ملتا نہین

چل بسے وہ دن کہ یارون سے بھری تھی انجمن
ہای افسوس آج صورت آشنا ملتا نہین

منزل عشق و توکل منزل اعزاز ہے
شاہ سب بستے ہین یان کوئی گدا ملتا نہین

بار تکلیفونکا مجھپر بار احسان سے ہی سہل
شکر کی جا ہے اگر حاجت روا ملتا نہین

معنی دل کا کرے اظہار اکبر کس طرح
لفظ موزون بہر کشف مدعا ملتا نہین

کسقدر بے فیض ان وزون ہوائے دہر ہے
بوی گل کو دامن باد صبا ملتا نہین

فیض باطن سے مدد عشق کا ہو جام پُر
اہل ظاہر کے ملانے تو خدا ملتا نہین

ڈھونڈتے ہین لوگ اس دنیا مین اطمینان دل
کچھ بھی لیکن داغ حسرت کے سوا ملتا نہین

کیا گل مقصود کا طالب ہون باغ دہر سے
دلکو یان کچھہ داغ حسرت کے سوا ملتا نہین

فلسفل دقعت کے گم ہونیکا ہی اکبر کو غم
افیشل عزت کا کچھہ اوسکو مزا ملتا نہین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دلکی ہمدردی سی کچھ تسکین ہوتی تہی مگر — اب تو اوس مظلوم کا بہی کچھ پتا ملتا نہین
لیکسی میری نہ پوچھ ای جادۂ راہِ طلب — کاروان کیسا کہ کوئی نقش پا ملتا نہین

یون کہو مل آؤن اونسے لیکن اکبر سچ یہ ہے
دل نہین ملتا تو ملنے کا مزا ملتا نہین

از رسالہ ہمدرد قوم

نوحہ

منشی ہنونت سہاے صاحب سکسینہ مرحوم برادر اکبر حکیم رگہبیر سہاے بریان شا داں جہان آباد (ضلع پیلی بہیت) سابق اڈیٹر رسالہ آریہ بہترو بریلی نے ۹ مئی ۱۹۰۶ء کی شب کو اس دار فانی سے کوچ کیا اس وفات سے جو صدمہ حکیم صاحب کو ہوا وہ قابل بیان نہین ہے اب رسالہ آریہ بہترو کو حکیم صاحب کی اڈیٹری کا شرف حاصل نہین ہے اور حکیم صاحب اب آگرہ مین مقیم ہین - اس وفات پر ملال کے متعلق شاعر یکتا جناب قاضی خلیل الدین حسن صاحب حافظ وکیل عدالت پیلی بہیت نے ایک نوحہ تصنیف فرمایا ہی جو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے -

ہنونت سہاے کا غم مرگ — خود مرگ ہے کوئی یا غم مرگ
مرگ اک دم - غم ہے روز کا غم — ہے مرگ سے بھی سوا غم مرگ
مرگ اور ہے - مرگ کا ہی غم اور — فرقت ہے ز مرگ تا غم مرگ
ہو دوست کا غم - نصیبِ دشمن — دشمن کا ندے خدا غم مرگ
یا مرگ عدو تھی ہمکو بہاری — یا سہتے ہین دوست کا غم مرگ
ہے مرگ کے غم سے مرگ بہتر — دشمن کو ندے خدا غم مرگ
دو دشمن جان زندگی ہین — اک مرگ ہے - دوسرا غم مرگ
برباں کو پڑے ان غمسے تھے کیا کم — جو ٹوٹ پڑا انہیا غم مرگ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تھی چار طرف سے غم کی بوچھار
جلتی تھی ہمیشہ جانِ بریان
ساتھی ہے بس ایک جیتے جی کا
بریان کو نہ چھوڑتا تھا تنہا
مہمان ہوا غریب گھر کا
کیا ایسے غریب گھر سے پاتا
بریان کا جگر کباب کر کے
بدتر مرنے سے ہے یہ جینا
ہمدردوں سے کیا ہو دردمند تھی
غم راہ نہیں کہ ساتھ دیتے
دکھ بوجھ نہیں کہ بانٹ لیتے
اللہ - یہ انقلاب کیا
اس نظم میں بھی الٹ پلٹ ہے
حافظ متین کیا دکھائے بریان
اک چھوڑ گیا ہے دل میں باقی
تاریخ بھی وہ کہ ہے مسیحی
تاریخ بھی وہ کہ ہے بدیہی
ہے مصرعِ صدرِ نظم تاریخ

اور ایک برس پڑا غمِ مرگ
جلتے کو جلا گیا غمِ مرگ
کس کا - بڑے بھائی کا غمِ مرگ
لو ساتھ کو دے دیا غمِ مرگ
بیدرد بھی ہے بڑا غمِ مرگ
اک وقت کا ناشتا غمِ مرگ
بے صرفہ اڑا گیا غمِ مرگ
یا حسرتِ زیست - یا غمِ مرگ
تقسیم سے ہے ورا غمِ مرگ
کاٹے سے نہ کٹ سکا غمِ مرگ
بانٹے سے نہ بٹ سکا غمِ مرگ
یہ حشر ہے کوئی یا غمِ مرگ
دفتر ہی الٹ گیا غمِ مرگ
جو دل کو دکھا گیا غمِ مرگ
تاریخ کا مادہ غمِ مرگ
ہے مشغلۂ زیست کا غمِ مرگ
اوسمیں ہی عدد بڑا غمِ مرگ
از بسکہ سرے سے تھا غمِ مرگ

سن لیجیے مجھ سے پھر وہ مصرع
ہنومنت سہائے کا غمِ مرگ
۸ ۶۱۹

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ریویو

آریہ سماج کا بول بالا جلد اوّل - مولفہ بابو سالگرام صاحب ممبر آریہ سماج الہ آباد مطبوعہ ہندوستان سٹیم پریس لاہور مشتہرہ لالہ وزیر چند ایڈیٹر آریہ مسافر جالندھر تقطیع ۲۲×۲۰/۸ حجم ۲۱۲ صفحات قیمت ۱۰ آنہ فی جلد مشتہر سے مل سکتی ہے

یہ کتاب بجواب تحفہ آریہ سماج المعروف بہ آریہ سماج کی پول مصنفہ لالہ جگد مبا پرشاد (جنکے نام اور سرگذشت سے ہمارے ناظرین واقف ہونگے) شایع ہوئی ہے۔ مصنف تحفہ آریہ سماج نے اپنی جلد بازی اور متلون مزاجی سے جو اعتراضات آریہ سماج کے عالمگیر مسایل اور اوسکے بانی کی مقدس اور بے لوث زندگی کے متعلق کیے ہین اونکے جوابات شافی نہایت معقولیت اور سنجیدگی کے ساتھ اس کتاب مین دیے گئے ہین - جہان تک ہمنے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے مصنف نے فضول گوئی اور غیر متعلق بیانات سے اپنے قلم کو آلودہ نہین ہونے دیا ہے - جوابات مختصر اور معقول ہین - بڑی خوبی یہ ہے کہ جوابات مین تہذیب و متانت کا پورا خیال رکھا گیا ہے - اگرچہ لالہ جگد مبا پرشاد کے اصرار پر یہ کتاب لکھی گئی ہے - لیکن افسوس ہے کہ یہ کتاب اوسوقت شایع ہوئی - جب لالہ جگد مبا پرشاد عبد العزیز نہین ہین - جن حضرات نے تحفہ آریہ سماج کا مطالعہ کیا ہے - انصاف متقاضی اس امر کا ہے کہ وہ ایک نظر اسکو بھی ملاحظہ فرمایئن - مولوی عبد العزیز سابق کے دوستون کے لیے بھی جنہون نے فخر کے ساتھ تحفہ آریہ سماج شائع کیا تھا - اس کتاب کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا - کتاب مذکور کے یہ پہلے حصہ کا جواب ہے - دوسرے حصہ کا جواب زیر طبع ہے جو کہ عنقریب شایع ہوگا - لالہ جگد مبا پرشاد کی پہلی کتاب ترک ویدزم کا ریویو رسالہ آریہ سماچار مین شائع ہوچکا ہے اور اس ریویو کو مولف کتاب ہذا نے کافی سمجھا ہے - لالہ جگد مبا پرشاد کی دوسری کتاب تحفہ آریہ سماج کے جواب کا لوگون کو انتظار رہتا - اوس ضرورت کو بابو سالگرام صاحب نے رفع کر دیا ہے -

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مباحثہ دربارۂ الہام - مرتبہ لالہ ہردیال اسسٹنٹ سکریٹری آریہ سماج امرت سر مطبوعہ سروہتکاری سٹیم پریس لاہور تقطیع ۲۰×۲۶/۱۶ حجم ۳۲ صفحات قیمت نامعلوم

یہ تحریری مباحثہ دربارۂ الہام منجانب آریہ سماج ماسٹر آتمارام صاحب اور منجانب اہل اسلام مولوی ثناء اللہ صاحب کے درمیان ہوا تھا جو کہ متفرق طور پر رسالہ آریہ مسافر جالندھر مین شائع ہو چکا ہے - اوسی کو لالہ ہردیال صاحب نے کتاب کی شکل مین ترتیب دیکر شائع کیا ہے - مباحثہ کا آغاز مولوی صاحب کی تحریر سے اور اختتام ماسٹر صاحب کی تحریر پر ہوا ہے -

اس مباحثہ کی غرض تو یہی معلوم ہوتی ہو کہ یہ تصدیق کیجاوے کہ آیا وید الہامی ہین یا قرآن شریف ؟ لیکن چونکہ فریقین مین الہام کی تعریف اور اوسکی تصدیق کے معیار قایم کرنے مین اختلاف تھا - لہذا زیادہ تر یہ مباحثہ انھین ابتدائی امور کے طے کرنے کے واسطے ہوا - مولوی صاحب نے اوگا تین معیار الہام کی جانچ کے لیے قایم کیے تھے - اور کسی الہامی کتاب کی نوعیت تعلیم کو تیسرے درجہ پر رکھا تھا - زیادہ زور دعوی الہام اور ملہم کے حالات و چال چلن پر تھا بالآخر مولوی صاحب اوس پوزیشن پر استقلال نہ رکھ سکے گو صریحا اونھون نے اپنی پوزیشن سے ہٹنا تسلیم نہین کیا -

جہان تک دلایل عقلی کو تعلق ہی ہر معقول پسند شخص ماسٹر صاحب سے اتفاق کریگا کہ کسی کتاب کے الہامی یا غیر الہامی ہونیکی پہلی اور سب سے زبردست جانچ اوس کتاب کی تعلیم ہے - خدا کے کلام اور خدا کے کام مین مطابقت ہونا لازمی ہی اور جو کتاب اس جانچ مین پوری نہین اوترتی وہ الہامی نہین ہو سکتی چاہے مدعی الہام کیسا ہی نیک شخص کیون نہو اور چاہے کتنے ہی زور سے اوسکے الہامی ہونیکا دعوی کیا جاوے -

ماسٹر صاحب نے اپنے جوابات مین علاوہ دیگر ثبوتون کے قرآن کی آیات سے بھی اوسکا الہامی نہ ہونا ثابت کیا ہے لیکن مولوی صاحب کی طرف سے کوئی ایسا وید منتر پیش نہین کیا گیا جو ... الہامی حیثیت ... [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خیر قرآن کے الہامی ہونیمین مولوی صاحب نے جس بات پر سب سے زیادہ زور لگایا ہی وہ خدا کا منکرین الہام کو یہ چیلنج دینا ہی کہ اگر تمکو قرآن کے الہامی ہونے مین شک ہی تو اوسکی ثانی دوسری کتاب لے آؤ اور اس قسم کا کوئی چیلنج وید مین نہین ہی۔ یہ دلیل عموماً قرآن کے الہامی ہونے کے ثبوت مین پیش کیجاتی ہے لیکن اس دلیل کی وقعت باوجود مولوی ثناء اللہ صاحب کے طول طویل مباحثہ کے ہم محسوس نہین کر سکے۔ بالفرض اگر تھوڑی دیر کے لیے ہم مان بھی لین کہ قران کی ثانی دوسری کتاب اوسوقت کے علماے عرب مرتب نہین کر سکے تو اس سے قرآن کا الہامی ہونا کیونکر ثابت ہوجایگا۔ اگر الہام کا معیار یہی ہی تو تحریرات اقلیدس بھی الہامی کہی جاسکتی ہین۔ محض دعوی کرنا یا نکرنا ہی صداقت یا عدم صداقت کی دلیل نہین ہی۔ میر حسن نے اپنی مثنوی کے لاثانی ہونیکا دعوی کیا ہی ع جو منصف سُنینگے کہینگے یہی ٭ نہ ایسی ہوئی ہی نہ ہوگی کبھی ٭ اگر کسی کتاب کے الہامی ہونے کا کوئی محض فصاحت یا مان لیجیے بے نظیر فصاحت پر مبنی ہی تو ہمارے نزدیک اوسکی بنیاد پایدار نہین ہے۔

گو مولوی صاحب کے دلایل کمزور ہون اور اونکے بعض جوابات غیر متعلق ہون اور اس نقص سے ماسٹر صاحب کی تحریر بھی کلیتاً مبرا نہین ہے لیکن اس مین شک نہین کہ دونون جانب سے مباحثہ معقولیت مہذبانہ سنجیدگی اور متانت سے کیا گیا ہے۔ اور فریقین نے حتے الامکان اپنے قلم کو دایرہ تہذیب سے باہر نہین جانے دیا۔ گو کہین کہین مذاقاً کوئی پھبتی اوڑادی گئی ہے یا غیر مہذب لفظ استعمال کیا گیا ہی۔ مثلاً مولوی صاحب کی تحریر مین سے سمجھکر پانون رکھنا میکدے مین ماسٹر صاحب یہان بگڑہی اوچھلتی ہی اسے میخانہ کہتے ہین ٭ ایک جگہ مولوی صاحب فرماتے ہین کہان ہین ہمسر سے منطقی ،، یا ماسٹر صاحب کی تحریر مین آپ کا خدا یا قرآنی خدا وغیرہ جو طرز تحریر مناظرہ مین پسندیدہ نہین ہے لیکن چونکہ اس قسم کی لغزشین تھوڑی ہین اور کسی بدنیتی اور دل دُکھانے کی غرض سے نہین کیگئی ہین اس لیے قابل معافی ہین۔ غرضکہ یہ مباحثہ الہام کے متعلق تحقیق و تدقیق سے بھرا ہوا ہے محققین الہام کے لیے کار آمد نہایت مفید ہوگا۔ ہم بحیثیت ایڈیٹر آریہ سماجک اخبار

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کے اِس دلچسپ مناظرہ کے نتیجے کے متعلق کوئی فیصلہ دینا مناسب نہین سمجھتے لیکین کوئی شبہہ نہین ہے کہ اِس قسم کے تحریری مباحثے متلاشیان حق کے لیے بہت مفید ثابت ہونگے۔ مولوی صاحب نے نہایت انصاف پسندی سے یہانتک قبول کرلیا ہے کہ اگر وید باقاعدہ الہامی ثابت ہون تو اوسکے ماننے سے اونھین کوئی عذر نہوگا۔ اگر یہ پوزیشن ہمارے اہل اسلام بھائی عموماً اختیار کرین تو ہندون سے جو اہل کتاب نہ ہونیکی وجہ سے نفرت ہے وہ بآسانی دور ہوجاوے۔

وید تتو پرکاش معروف بہ جاتی نرنے۔ مصنفہ پنڈت شیوسنکر کاویہ تیرتھہ مشتہرہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب مطبوعہ ست دہرم پرچارک پریس جالندھر تقطیع $\frac{20}{26}$ حجم ۳۳۲ صفحات۔ قیمت عہ

اِس کتاب مین پانچ باب ہین۔ باب اوّل مین آریہ شودر۔ دسیو اور داس وغیرہ الفاظ (جو اکثر ویدون و دیگر آرش گرنتھون مین مستعمل ہوے ہین) کی تحقیقات کی گئی ہے اور لایق مصنف نے یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ بلحاظ اپنے ذاتی اعمال کے مذکورہ بالا خطابون سے صرف نوع انسان کو مخاطب کیا گیا ہے حسب موقع وید و شاسترون کے پرمان بھی دیے گئے ہین۔ شروع مین جو انسانون کے (جاتی بھید) مختلف النوع ہونیکے بارہ مین مصنف نے سات سوالات قایم کیے ہین گو اونکے جوابات غیر مسلسل طور پر آگے چلکر دیے ہین تو بھی بعض جوابات ناکافی ہین۔ مثلاً پانچوین سوال مین پاتنی کے چار سوترون کو جاتی بھید کی تائید مین مصنف نے پیش کیا ہے لیکن اسکے جواب مین صرف یہ کہکر کہ پاتنی نے فرضی جاتی بھید مانا ہے اصلی نہین۔ مصنف نے سبکدوشی حاصل کی ہے۔

دوسرے باب مین حرفت (پیشہ وری) کے متعلق اکثر وید منترون کے حوالہ جات مع اونکے ترجمہ کے شائع کیے ہین اور یہ دکھلایا ہے کہ آجکل جو بعض پیشے بہت حقارت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین۔ ویدک زمانہ مین عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

تیسرے باب مین "براہمنو سیہ مکھہ ماسیت" اِس منتر کی لمبی چوڑی تشریح کی گئی ہے جسکو پیدائش عالم کے متعلق پرانون کی مختلف کتھاون کے اندراج سے غیر ضروری طوالت دی گئی ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چوتھے باب مین کوئی خاص مضمون نہین ہی بلکہ اسمین اکثر باتین مذکور ہین جو پہلے تین ابواب مین بیان ہوچکی ہین - کہین کہین بے سلسلہ اور غیر ضروری باتین بہی شامل کر دی گئی ہین -

پانچوان باب پری شسٹ (بقیہ) سے متعلق ہی اور اسمین مصنف نے برہدارنیک اوپنشد - یجرسوچی اور مہابھارت کے چند حوالجات نقل کیے ہین - جسمین چارون ورن اور اونکے کرمون کا مجملاً بیان ہے - اس ضمیمہ مین ذات پات کی موجودہ تفریق مٹانے کے لیے اپیل کی گئی ہے -

ورن ہیوستھا بلکہ جاتی نرنے کے متعلق اس کتاب مین وید - سمرتی وغیرہ کے حوالجات بہت محنت اور تلاش سے جمع کیے گئے ہین - اس سوال کی چھان بین کرنے والون کے لیے یہ کتاب بہت مفید ثابت ہوگی - اگر اختصار اور ترتیب مضامین کا بھی لحاظ کیا جاتا اور مفصل انڈیکس بہی کتاب کے ساتھ ہوتا تو یہ کتاب بہت مفید ثابت ہوتی -

آریون کے نتیہ کرم - مصنفہ لالہ منشی رام مطبوعہ ست دہرم پرچارک پریس جالندھر مشتہرہ لالہ وزیر چند تقطیع $\frac{18}{22}$ حجم ۴۷ صفحات قیمت ۱/

اس چھوٹے سے ٹریکٹ مین آریون کے روزانہ فرائض سلیس عبارت مین خوبی کے ساتھ بیان کیے گئے ہین - اخیر مین گرہستھ کی عظمت دکھاتے ہوے سداچار کی جانب خاص توجہ دلائی گئی ہے - ہر ایک گرہستھ کیلیے عموماً اور طلباء کیلیے خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ فایدہ بخش ہے -

ویدک دہرم کا مہتو - مصنفہ مہاشیہ ستیہ دیو ودیارتھی مشتہرہ لالہ وزیر چند مطبوعہ ست دہرم پرچارک پریس جالندھر تقطیع ۱۸-۲۲ حجم ۳۱ صفحات - قیمت ۱/

اس چھوٹے سے ٹریکٹ مین لفظ دہرم کی غلط فہمی سے مختلف مذاہب مین جو خرابیان پیدا ہوئی ہین اونکا ذکر کرتے ہوے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دہرم کا سرچشمہ وید یعنی سچا گیان ہی - دہرم کی تعریف کے متعلق مختلف علماء قدیم وحال کی رائین بھی پیش کیگئی ہین جنکی رو سے بھی وید ہی دہرم کا مخزن ثابت ہوتا ہی - کتاب دیکھنے لایق ہی -

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رپورٹ یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور بابت سنہ ۱۹۰۶ع - اخیر دسمبر سنہ ۱۹۰۶ع

کو کل تعداد یتیمان ۱۵۷ تھی - جسمین ۶۹ لڑکے اور ۸۸ لڑکیان تھین - اوسط حاضری اِس سال ۱۶۷ رہی - صحت یتیمون کی عموماً اچھی رہی - خوراک اور پوشاک کا انتظام معقول ہے - کل آمدنی سال زیر ریویو مین ۵۲۳۹۹ روپیہ ۱ر آنہ پانچ پائی ہوئی اسمین ۲۰۰۰۰ روپیہ گورمنٹ گرانٹ کا بھی شامل ہے کل خرچ ۲۱۴۶۷ روپیہ ۸ آنہ ۱۰ پائی ہوا - باقی ۳۰۹۳۱ ۸ر ۷ پائی بمد امانت جمع - لڑکے و لڑکیون کی تعلیم کے لیے علحدہ علحدہ اسکول ہین - لڑکون کے اسکول مین ۴۶ روپیہ ماہواری سرکاری گرانٹ بھی ملتا ہی -

علاوہ ازین کئی کارخانے بھی ہین - جنمین یتیمون کو مختلف قسم کی دستکاری بھی سکھلائی جاتی ہے - اِس یتیم خانہ کی خوش انتظامی سے گورمنٹ بھی خوش ہی چنانچہ سال زیر ریویو مین گورنمنٹ عالیہ نے مبلغ بیس ہزار روپیہ کا عطیہ یکمشت اور پانسو روپیہ ماہوار ایکسال کے لیے یتیم خانہ ہذا کو عطا فرمایا ہے -

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اسکول سماچار

بابت ماہ مئی سنہ ۱۹ع

عمارت و آلات - اس مد مین کوئی نیا اضافہ نہین ہوا۔

اسٹاف حسب تجویز جلسۂ کالج سوسائٹی یہ بات قرار پائی تھی کہ اسکول کا پرائمیری سیکشن ہائی سیکشن سے بالکل علیحدہ کردیا جاوے تاکہ ایک سیکشن کے اسٹاف کو دوسری سیکشن کے اسٹاف سے کوئی تعلق نہ رہے بجز اسکے کہ ہائی سیکشن کا ہیڈ ماسٹر پرائمیری سیکشن کے موقع بموقع نگرانی کیا کرے چنانچہ کمیٹی کارکن نے ہر سیکشن کا جدا کرنا اس مہینے مین تجویز کیا جسکا کہ عملدرآمد شروع جولائی سے ہوگا اس سلسلہ مین استادون کی ردوبدل بھی کرنی پڑی چند استاد جو پرائمیری سیکشن کے بھی قابل سمجھے گئے علیحدہ کیے گئے اور بجاے اونکے نارمل پاس اور انٹرینس پاس شدہ کا مقرر کرنا تجویز ہوا چونکہ اس ردوبدل سے خرچ مین کسی قدر اضافہ ہوتا تھا اور گمان ہوتا تھا کہ خرچ منظور شدہ بجٹ سے بڑھ جاویگا اسلیے ہیڈ ماسٹر صاحب کو علیحدہ کرنا ضروری سمجھا گیا تاکہ بجاے اونکے کم تنخواہ کا استاد مقرر کیا جاوے - بورڈنگ ہاوس کے اسٹاف مین بھی ایک اچھے تعلیم یافتہ اسسٹنٹ کی ضرورت محسوس کرتے ہوے چند تبدیلیان کرنیکی ضرورت سمجھی گئی -

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بورڈنگ ہاؤس۔ بورڈنگ ہاوس مین تعداد طلبا عنقریب وسی قدر رہی جسقدر کہ ماہ گذشتہ مین تھی۔

طلباء کی تندرستی قابل اطمینان رہی اور کوئی شکایت کسی مرض مثل چیچک وغیرہ کی جیسے کہ سالگذشتہ مین اس موسم کے شروع ہونے پر ہوگئی تھی نہین ہوئی۔

خواندگی اور تعلیم مذہبی اس مہینے مین سالانہ امتحانات ہوتے رہے اور نتیجہ امتحانات قابل اطمینان رہا جماعت پنجم وہفتم نے جوکہ شروع سال سے کمزور چلی آتی تہین اچھی ترقی کی اور ہر دو جماعت کے امتحانات کا نتیجہ امید سے زیادہ اچھا رہا۔

کھیل کود۔ بوجہ گرمی کھیل کود کے واسطے معمولی وقت سے زیادہ کسی روز لڑکونکو زیادہ وقت نہین دیا گیا شام کو گرمی کم ہونے پر کھیل ہوتے رہے۔

تعداد طلبا اسکول۔ اسکول مین طلباء کی تعداد شروع ماہ مین ۲۴۱ تھی اور آخر ماہ مین ۲۴۰ رہ گئی۔

جنرل نتیجہ۔ نتیجہ امتحانات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ جماعت چہارم و پنجم کی کہ اون مین تعداد طلبا بہت زیادہ ہوگئی ہی دو سیکشن شروع جولائی سے ہونگی۔ چونکہ اب اسکول مین زیادہ گنجایش علیحدہ علیحدہ سیکشن کے واسطے نہین ہے۔ خوف ہی کہ آیندہ طلباء کے بھرتی کرنے سے انکار نہ کرنا پڑے۔

گنگا پرشاد ماتھر
جوائینٹ سکریٹری ایگزکٹو کمیٹی
۱۷ جون ۱۹۱۲ء

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ओ३म

स्कूल समाचार बाबत माह मई सन १८८९ ई०

इमारत व आलात इस मद में कोई नया इज़ाफ़ा नहीं हुवा
इस्टाफ़ - हस्ब तजवीज़ जल्से कालिज सुसायटी यह बात क़रार पाई थी कि स्कूल का प्रायमरी सेकशन हाई सेकशन से बिलकुल अलाहदा कर दिया जावे ताकि एक सेकशन के इस्टाफ़ को दूसरे सेकशन के इस्टाफ़ से कोई तअल्लुक़ न रहे बजुज़ इसके कि हाई सेकशन का हेड मास्टर प्रायमरी सेकशन की मौक़ा बमौक़ा निगरानी किया करे चुनांचि कुमेटी कारकुन ने हर दो सेकशन का जुदा करना इसी महीने में तजवीज़ किया जिसका कि अमलदरआमद शुरू जौलाई से होगा इस सिलसिले में उस्तादों की रद्दो बदल भी करनी पड़ी चन्द उस्ताद जो प्रायमरी सेकशन के भी नाक़ाबिल समझे गये अलाहदा किये गये और बजाय उनके नार्मल पास या इन्ट्रेंस पास शुदः का मुकर्रर करना तजवीज़ हुवा चूंकि इस रद्दो बदल से खर्च में किसी क़दर इज़ाफ़ा होता था और गुमान होता था कि खर्च मंजूर शुदः बजट से बढ़ जावैगा इसलिये हेडमास्टर साहब को अलाहिदा करना ज़रूरी समझा गया ताकि बजाय उनके कम तनख्वाह का उस्ताद मुकर्रर किया जावे - बोर्डिंग हाउस के इस्टाफ़ में भी अच्छे तालीमयाफ़्तः असिस्टन्ट की ज़रूरत महसूस करते हुवे चन्द तबदील्यां करने की ज़रूरत समझी गई
बोर्डिंग हाउस - बोर्डिंग हाउस में तादाद तुलबा अक़ारब

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...क़दर रही जिस क़दर कि माह गुज़श्त: में थी –
...वा: की तन्दुरुस्ती क़ाबिल इत्मीनान रही और कोई
...ायत किसी मर्ज़ मिस्ल चेचक वग़ैरह के जैसी कि साल
...ग़श्ता में इस मौसम के शुरू होने पर हो गई थी नहीं हुई।
...बांदगी और तालीम मज़हबी – इस महीने में ...
...त्हानात होते रहे और नतीजे इम्तहानात क़ाबिल इत्मी...
...न रहा जमा अत पंजुम व हफ़्तुम ने जो कि शुरू साल से कम
...ोर चली आती थीं अच्छी तरक़्क़ी की और हर दो जमाअ...
... के इम्तहानात का नतीजा उम्मेद से ज़्याद: अच्छा रहा –
खेल कूद – बवजह गरमी खेल कूद के वास्ते मामूली वक़्त
से ज़्याद: किसी रोज़ लड़कों को ज़्याद: वक़्त नहीं दिया गया
शाम को गरमी कम होने पर खेल होते रहे –
...ादादुल्तुलबा स्कूल। स्कूल में तुलबा: की तादाद शुरू
माह में २४१ थी और आख़िर माह में २४० रह गई –
जनरल नतीजा। नतीजे इम्तहान के देखने से मालूम
होता है कि जमा अत चहारुम व पंजुम की कि उनमें ता...
...दाद बहुत ज़्यादा हो गई है दो सेकशन शुरू जौलाई से
होंगे चूंकि अब स्कूल में ज़्यादा गुंजायश अलाहदा
सेकशन के वास्ते नहीं है खौफ़ है कि आयन्दा
तुलबा: के भरती करने से इनकार न करना पड़े –

गंगा प्रसाद माथुर
जासंट सिकृटरी इकज़क्यू कुमेटी
२७ जून सन ९६ ई०

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تندرستی کا بیمہ

یعنے ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

مصدقہ جناب مسٹر ولیم رسٹن کریچر جناب ایف سی یس یف - آئی یس - ممبر سائنس آسکول لنڈن

یہ نمک سلیمانی امراض ذیل مین جوکہ معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہوئے ہین مثلاً کمی اشتہا - بھوک کا نہ لگنا - قبض - بدن کا سست ہونا - پیٹ کا درد - نفخ - قراقر کہٹی یا جلی ہوئی ڈکار و نکا آنا - ہاضمہ کمیو بدن کا گرم ہونا - اسہال - ہیضہ - بواسیر - ریاحی درد - درد سر درد کمر ضعف دماغ - ضعف بصر - تخمہ - بدہضمی (یہ سب بیماریان معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتی ہین) مین تیربہدف کا کام دیتا ہے چونکہ نمک سلیمانی کے استعمال کرنے سے معدہ کے تمام فضلات فاسد تحلیل ہو جاتی ہین اسوجہ سے گٹھیا کو بھی اس سے فایدہ ہوتا ہے اور ہیضہ و طاعون کے دنون مین اسکا استعمال تریاق کا کام دیتا ہے اس نمک سلیمانی کے استعمال سے دمہ اور امتلائی کھانسی جوکہ غذا کی اچھی طرح ہضم نہونیکی وجہ سے اکثر پیدا ہو جاتی ہین بہت جلد چھوٹ جاتی ہے اگر یہ نمک سلیمانی روزمرہ تندرستی کی حالت مین استعمال کیا جاے تو معدہ کی تمام خرابیونکو دور کرکے اسکی قدرتی قوت اور گرمی کا محافظ رہتا ہے جسکی وجہ سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہوکر خون صالح پیدا کرتا ہے اور خون کی خرابی سے جو مرض مثل داد - سھوان کھجلی وغیرہ کے پیدا ہو جاتی ہین انکو جڑ سے کھو دیتا ہے اگر پوری ہدایتون کے ساتھ حالت تندرستی مین یہ نمک سلیمانی استعمال کیا جاے تو انسان بہت سی بیماریون سے محفوظ رہ سکتا ہے بیشمار سرٹیفکیٹ ہر ملک سے آئے ہوی ہین انمین سے چند چیدہ طبع ہوگئے ہین شیشی کے ہمراہ یا درخواست آنے پر بھیجے جا سکتے ہین -

ملنے کا پتہ

نونہال سنگھ بھارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی
گاے گھاٹ بنارس

...ستی اور ...حت آموز کتابین

...شباب نادل قیمت ۴ر
...س نواب ۴ر
...بی کمسن شوہر ۴ر
...ی بی مسن شوہر ۴ر
...بیبی ۳ر
...ستی ۱ر
...ی ۱ر
...ی خانہ آبادی ۱ر
...ی خلوت ۱ر
...ت و محنت ۱ر
...ستی ۱ر
...لم ۱ر
...حیلۃ الحیات ۲ر
... ۱ر
...رض ۱ر
...رمہ بازی ۱ر
...زار حقیقت ...
...ج الطاعون ۲ر
...ول خسرجی ۱ر

ملنے کا پتہ

...یلال بھارگو منیجر سلیمانی
...ل گاے گھاٹ بنارس

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹری شدہ — پانچ ہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اکزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرن نامور ڈاکٹرون الیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - غبار - پڑوال - سبل - پھولا - ابتدائی موتیا بند - پانی جانا خارش وغیرہ - معزز حکیم و ڈاکٹر بجائے ادویہ کے اب آنکھ کے مریضون پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہی اور عینک کے استعمال کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی اور قیمت اسلیے کم رکھی ہی کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اوٹھاوین قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلیے کافی ہی مبلغ دو روپیہ ممیرے کے سرمہ کا سرمہ سفید فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر صرفہ ذمہ خریدار رہے۔

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

جناب پروفیسر میا سنگہ صاحب تسلیم مینے آپکے ممیرے کے سرمہ کو تقریباً تین مریضون پر استعمال کیا جو موتیا بند دھند پھولا و ناخونہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے اون مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید پایا میری رائے مین آپکا سرمہ مثل پوڑیہ کے ہوں مین کے بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت بکنا چاہیے کہ امیر و غریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعا سے خیر سے یاد کرین براہ مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم کا بذریعہ وی پی بھیجدین

راقم ڈاکٹر چودہری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

(۲) مینے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے بنایا ہی آپ خود اور بہت سے بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا ہی اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون

کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی بیماریون کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہی مینے اپنے تجربہ مین آجتک کوئی سرمہ اس سے بڑھکر فایدہ مند نہین دیکھا مین اونکو جنکی آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہی بڑی زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہون ہر طرح یہ مفید ثابت ہوگا اور سچ مچ آپنے اس قدر سستی داموں مین یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک پر بہت بڑا احسان کیا ہی اسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہی ضرور ہی کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فایدہ کثیر حاصل کرین -

راقم پنڈت گنگارام صاحب ڈاکٹر حفظان الصحت بہادر پسرور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پچیس ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اوسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ کا انعام دیا جاویگا جو لاہور پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگہ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Entered in Database

Signature with Date

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ARYA SAMACHAR

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha